اپریل 2009ء

شہادت 1388 ہش

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

کیا عجب تونے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر اِن اسرار کا

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Hubble's view of an expanding halo of light
around a distant star, named V838

22 مارچ 2009ء کو لندن میں منعقد Peace Conference میں
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہوئے

اسی موقع پر سیدنا حضور انور معززین کے ساتھ گفتگو فرماتے ہوئے

بیت الفتوح میں منعقد Peace Conference کا ایک منظر

جلسہ یوم مصلح موعود تیماپور

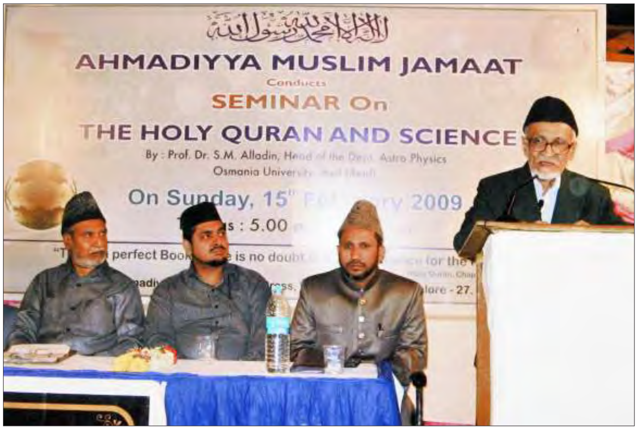

بنگلور میں ''قرآن اور سائنس'' کے موضوع پر منعقد سیمینار میں
ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان خطاب فرماتے ہوئے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد28. شہادت1388ہش/اپریل2009ء شمارہ4

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی ﷺ　2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام　3
☆ از افضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز　5
☆ اداریہ　6
☆ نظم　7
☆ علم فلکیات　8
☆ کائنات کے دو متوازی نظام، نظامِ جسمانی و نظامِ روحانی　11
☆ علمِ فلکیات کے متعلق مسلمانوں کے سائنسی کارنامے　16
☆ جدید سائنسی دور کا جدّ امجد۔ نیوٹن　22
☆ بلیک ہول　24
☆ کوئز کمپٹیشن برائے اطفال　28
☆ ملکی رپورٹیں　29
☆ رپورٹ جلسہ ہائے یومِ مصلح موعود　30
☆ وصایا 18382 تا 18395　32
☆ ISLAM & ASTRONOMY　40

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : مصباح الدین نیّرؔ
دفتری امور : راجا ظفر اللہ خان انسپکٹر، عبد الرب فاروقی
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے　بیرون ملک : 40 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 15 روپے

لولاک لما خلقت الافلاک

(حدیث قدسی)

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القُرآن

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لاُّ ولِی الْاَلْبَابِ O الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًاوَّقُعُوْدًاوَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ O (اٰل عمران آیات ۱۹۱ و ۱۹۲)

ترجمہ: یقیناً آسمانوں اورزمین کی پیدائش میں اوررات اوردن کے ادلنے بدلنے میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔وہ لوگ جواللہ کو یادکرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اوربیٹھے ہوئے بھی اوراپنے پہلوؤں کے بل بھی اورآسمانوں اورزمین کی پیدائش میں غوروفکر کرتے رہتے ہیں۔(اوربے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تُو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدانہیں کیا۔پاک ہےتُو۔پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِی اللّٰہُ عَنہ قالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کَلِمَۃُ الحِکْمَۃِ ضَالَّۃ الْمُؤمِنِ حَیْثُ مَا وَجدھَا فَھُوَاَحَقُّ بِھَا.(ابن ماجہ ابواب الذھد باب الحکمۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت اوردانائی کی بات مومن کاگمشدہ سرمایہ ہے جہاں کہیں وہ اُس کوپاتاہےوہ اُس کواپنانےاورقبول کرنے کے لئے تیارہوتاہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ وَملٰئکتہ واھل السَّمٰوٰت والْاَرْضِیْنَ حتّٰی النَّمْلَۃَ فِی جُحْرِ ھَا وحتّٰی الحوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلَی مُعَلِّمِ النَّاسِ الخَیْرَ.(ترمذی کتاب العلم)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اوراُس کے فرشتے آسمانوں میں رہنے والےاورزمین میں رہنے والے۔ یہاں تک کہ چیونٹی جوبل میں رہتی ہےاورمچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دُعائیں مانگتے ہیں اُس شخص کے لئے جولوگوں کوبھلائی کی تعلیم دیتاہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دنیا پرست لوگوں کی طرف صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً اسی پر کفائت کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اُس کا قُطر اس قدر ہے اور اُس کی کشش کی کیفیت یہ ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں سے اُس کو اِس قسم کے تعلقات ہیں بلکہ وہ صنعت کی کمالیّت شناخت کرنے کے بعد اور اُس کے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کرجاتے ہیں

''مومن وہ لوگ ہیں جو خدائے تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور جو کچھ زمین وآسمان میں عجائب صنعتیں موجود ہیں اُن میں فکر اور غور کرتے رہتے ہیں اور جب لطائف صنعتِ الٰہی اُن پر کھلتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خدایا تو نے اُن صنعتوں کو بیکار پیدا نہیں کیا یعنی وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً اسی پر کفائت کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اُس کا قُطر اس قدر ہے اور اُس کی کشش کی کیفیت یہ ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں سے اُس کو اِس قسم کے تعلقات ہیں بلکہ وہ صنعت کی کمالیّت شناخت کرنے کے بعد اور اُس کے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کرجاتے ہیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔'' (سرمہ چشم آریہ صفحہ 143-144)

''جب دانشمند اور اہل عقل انسان زمین اور آسمان کے اجرام کی بناوٹ میں غور کرتے اور رات اور دن کی کمی بیشی کے موجبات اور علل کو نظر عمیق سے دیکھتے ہیں اُنہیں اس نظام پر نظر ڈالنے سے خدائے تعالیٰ کے وجود پر دلیل ملتی ہے پس وہ زیادہ انکشاف کے لئے خدا سے مدد چاہتے ہیں اور اُس کو کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر اور کروٹ پر لیٹ کر یاد کرتے ہیں جس سے اُن کی عقلیں بہت صاف ہوجاتی ہیں پس جب وہ ان عقلوں کے ذریعہ سے اجرام فلکی اور زمین کی بناوٹ احسن اور اولیٰ میں فکر کرتے ہیں تو بے اختیار بول اُٹھتے ہیں کہ ایسا نظام ابلغ اور محکم ہرگز باطل اور بے سود نہیں بلکہ صانع حقیقی کا چہرہ دکھلا رہا ہے پس وہ الوہیئت صانع عالم کا اقرار کرکے یہ مناجات کرتے ہیں کہ یاالٰہی تو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے وجود سے انکار کرکے نالائق صفتوں سے تجھے موصوف کرے سو تُو ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا یعنی تجھ سے انکار کرنا عین دوزخ ہے اور تمام آرام اور راحت تجھ میں اور تیری شناخت میں ہے جو شخص کہ تیری سچی شناخت سے محروم رہا وہ درحقیقت اسی دنیا میں آگ میں ہے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 124)

''آسمانوں کی بناوٹ اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کا آگے پیچھے آنا دانشمندوں کو اُس اللہ کا صاف پتا دیتے ہیں جس کی طرف مذہب اسلام دعوت کرتا ہے اس آیت میں کس قدر صاف حکم ہے کہ دانشمند اپنی دانشوں اور مغزوں سے بھی کام لیں اور جان لیں کہ اسلام کا خدا ایسا گورکھ دھندا نہیں کہ اُسے عقل پر پتھر مار کر بجبر منوایا جائے اور صحیفۂ فطرت میں کوئی بھی ثبوت اُس کے لئے نہ ہو۔ بلکہ فطرت کے وسیع اوراق میں اُس کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے۔ ایک ایک چیز اس کائنات میں اُس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک یا گلی کے سر پر اُس سڑک یا محلّہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور اس موجود ہستی کا پتہ ہی نہیں بلکہ مطمئن کردینے والا ثبوت دیتی ہے۔ زمین وآسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناوٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں۔ بلکہ اُس خدائے احد الصمد لم یلد ولم یولد کی ہستی کو دکھاتی ہیں۔ جو زندہ اور قائم خدا ہے۔ اور جسے اسلام پیش کرتا ہے۔'' (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 70-71)

’’طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی چلی جائے گی اللہ تعالیٰ اس آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیہ میں بتلاتا ہے کہ جس خدا کو قرآن پیش کرتا ہے اُس کے لئے زمین آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔‘‘ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 71)

’’قرآن کریم میں اُن لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں اولوا الالباب فرمایا ہے۔ پھر اس کے آگے فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ ۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے کہ اولوا الالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جل شانہٗ کا ذکر اُٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہوسکتی ہیں۔ نہیں بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو۔ کیونکہ وہ الٰہی نور سے دیکھتا ہے صحیح فراست اور حقیقی دانش جیسا میں نے ابھی کہا کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسّر نہ ہو۔ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے۔ اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا. سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تمہارے دل سے نکلے گا۔ اُس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔‘‘ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 72-73 (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام))

KANNUR CITY CENTRE

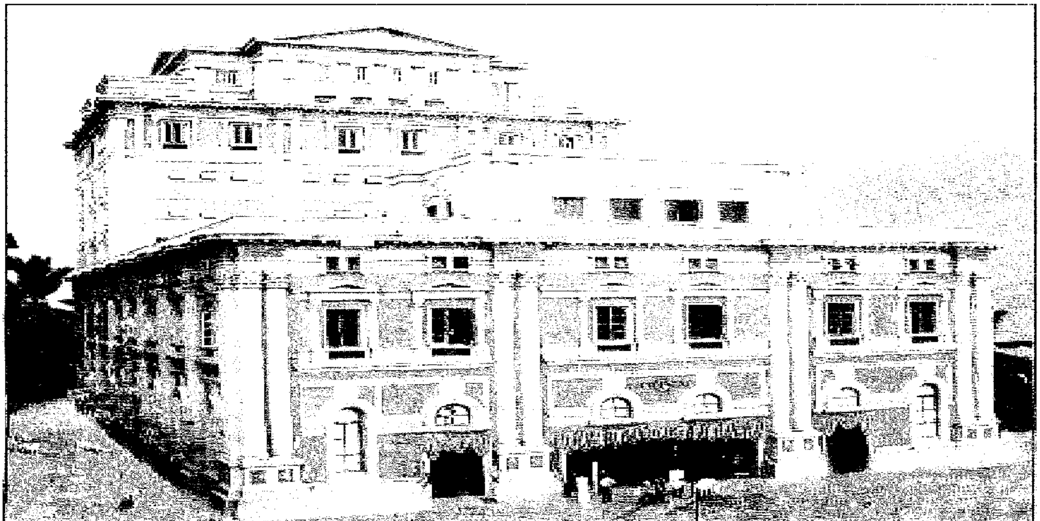

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

<u>ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز</u>

(محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سال 2009ء کو U.N.O کی طرف سے International year of Astronomy قرار دئے جانے کے بارے میں خط لکھا جس کے جواب میں حضور انور نے گرانقدر خط محترم موصوف کو جواب میں ارسال فرمایا۔اس خط میں ہم سب کے لئے عظیم رہنمائی ہے۔محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کے شکریہ کے ساتھ اس بیش قیمت خط کو اس شمارہ کی زینت بنایا جارہا ہے۔ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن

11-01-2009

پیارے مکرم صالح محمد الہ دین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔اللہ آسمانی اور زمینی برکتوں سے انسانیت کو فیضیاب فرماتا رہے اور دنیا کے فلاسفروں اور دانشوروں اور سائنسدانوں کو مشاہداتِ قدرت دیکھ کر اپنے رب کو پہچاننے کی توفیق دے اور اس دنیا کو ہر قسم کی آفات اور بلاؤں سے محفوظ رکھے۔آمین

اللہ کرے زیادہ سے زیادہ احمدی سائنس کی دنیا میں آگے آئیں اور علم کی تمام اقسام میں ایک ارفع مقام اور نام پیدا کریں اور جماعت کا نام روشن کرنے والے بنیں۔آمین

اللہ آپ کے ساتھ ہو اور صحت عطا کرے۔آمین۔اللہ کرے علم فلکیات میں اور ترقی ہو۔

والسلام

خاکسار

(دستخط حضور انور)

خلیفۃ المسیح الخامس

اداریہ:

تسخیرِ کائنات

قُرآن مجید کی سورۃ النحل میں علاوہ اورعظیم الشان مضامین کے اللہ تعالیٰ نے تسخیرِ کائنات کے مضمون کو بھی بیان فرمایا ہے اور بتایا کہ اسقدر انعام و اکرام اور مَن و احسان کے باوجود ایک حقیر سے پانی سے پیدا ہونے والا انسان ایک واضح خصومت پر اُتر آتا ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے انسانی ضرورت اور فائدہ کے لئے مسخر بیشتر اشیاء کا ذکر فرمایا ہے۔اَنعام کے بارے میں فرمایا کہ ان میں تمہارے لئے کئی منافع ہیں گرمی کا سامان بار برداری وغیرہ۔اس ضمن میں گھوڑوں، خچروں ، گدھوں کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آئیندہ بھی اس قسم کے فوائد کے لئے مختلف اشیاء اور سواریاں معرضِ وجود میں آتی رہیں گی۔

آسمانی پانی آتارنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں جہاں تمہارے لئے پینے کا پانی میسر آتا ہے وہیں تمہارے لئے مسخر جانوروں کے لئے درخت اور سبزہ اُگانے کا باعث بھی ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اسی کے ذریعہ تمہاری کھیتی اور پھل اور میوے نشوونما پاتے ہیں۔

سمندروں کی تسخیر کے بارے میں فرمایا کہ اس میں سے تمہیں گوشت ملتا ہے، زیور کا سامان دستیاب ہوتا ہے۔اور اسمیں چلنے والی کشتیوں اور جہازوں کے ذریعہ تم سفر کرتے ہو اور اللہ کے فضل کو تلاش کرتے ہو۔

زمین کے بارے میں فرمایا کہ اس میں پہاڑ بنائے تا کہ وہ تمہیں چکر میں ڈالے بغیر تمہاری تسخیر کے قابل ہو سکے اور اس میں دریا اور راستے بھی بنائے۔اسی طرح انسان کے لئے مسخر بعض اور چیزوں کا بھی ذکر کیا مثلاً چوپایوں سے حاصل ہونے والا دودھ،ثمرات،شہد، پرندے، سایا دینے والی چیزیں، پہاڑوں میں پناہ کی جگہیں ،لباس وغیرہ وغیرہ۔

حقیقت یہ کہ کائنات میں موجود ایک ایک چیز چاہے وہ چھوٹی ہے یا بڑی انسان کے فائدے کے لئے ہے۔انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے معرض وجود میں لایا ہے۔اور یہی وہ فلسفہ ہے جو حدیث قدسی ’’لو لاک لما خلقت الافلاک ‘‘ میں بیان ہوا ہے۔افلاک میں موجود اتنی اشیاء انسان کی خدمت کے لئے برسرِ عمل ہیں کہ ان کا گننا یا اندازہ لگانا ناممکن امر ہے اور قیامت تک ان کا شمار دوراز قیاس ہے۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’ان تعدوا نعمة الله لا تحصو ھا‘‘یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شمار کرنا چاہو جو اُس نے تم پر کی ہیں تو تم ان کا شمار نہیں کر سکتے۔تمہاری استطاعت میں اور مقدرت میں ہی نہیں کہ تم ان تمام نعمتوں کا اور اُن اشیاء کا جو تمہارے لئے مسخر ہیں شمار کر سکو۔

تسخیرِ کائنات کے اسی مضمون کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ سَخَّرَ لَكُمُ اللَّيۡلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرَاتٌ بِاَمۡرِهٖ.اِنَّ فِي ذٰلِکَ لَاٰيٰتٍ لِقَوۡمٍ يَعۡقِلُوۡنَ.

یعنی اور اُس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے بے اُجرت خدمت پر لگا رکھا ہے اور دوسرے تمام سیارے اور ستارے بھی اس کے حکم سے بلا اُجرت تمہاری خدمت پر متعین ہیں۔جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں اُن کے لئے اس میں یقیناً کئی نشان پائے جاتے ہیں۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح رنگ میں فرمایا ہےکہ اجرامِ فلکی انسان کی خدمت پر مامور ہیں اور اس کو فائدہ پہنچانے کے لئے مسخر ہیں۔اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان حقائق پر روشنی ڈالی ہے جن سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ کس کس رنگ میں انسانی نشوونما کے لئے یہ اجرامِ فلکی اثر انداز ہیں۔اس کا خلاصہ حضور انور نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

’’رات اور دن اور سورج چاند اور ستارے انسانی دماغ کو نشوونما دینے میں اور اس کے کاموں میں سہولت پیدا کرنے میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔اور یہ جمادات میں سے ہیں جو انسان سے بہت دور کا تعلق رکھتے ہیں۔اور ان کی ذاتی نشوونما کی طاقت ایسی مخفی ہے کہ اس کا اندازہ ظاہری نگاہ سے نہیں کیا جا سکتا۔لیکن باوجود اس کے وہ اپنی تاثیرات سے نباتات اور حیوانات کے نشوونما پر اور اُن کے ذریعہ سے بھی اور براہ راست بھی انسان کی نشوونما پر خاص اثر ڈالتے ہیں‘‘ (تفسیر کبیر جلد چہارم)

اللہ تعالیٰ ہمیں تسخیرِ کائنات کے رازوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اس کے تقاضوں کو پورا کر سکیں۔آمین (عطاء المجیب لون)

کیا عجب تو نے ہر اِک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

(پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدالانوار کا ۔ بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا ۔ کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یار کا
اُس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے ۔ مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف ۔ جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں ۔ ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک ۔ اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا
کیا عجب تو نے ہر اِک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص ۔ کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں ۔ کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا
خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حُسن کی ۔ ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہردم دکھاتی ہے تجھے ۔ ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سَو سَو حجاب ۔ ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اِک تیغِ تیز ۔ جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا
تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں ۔ تا مگر درماں ہو کچھ اِس ہجر کے آزار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا ۔ جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر ۔ خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

علم فلکیات

(محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(مضمون ھذا قبل ازیں بھی شائع کیا جا چکا ہے۔اس سال کی اہمیت کے پیش نظر دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ادارہ)

قرآن مجید میں کئی جگہ علم فلکیات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔مثلاً سورۃ اٰل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعنی ''یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور وفکر کرتے رہتے ہیں (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تو۔پس ہمیں آگ سے بچا۔

ذیل میں علم فلکیات کی بعض بنیادی باتیں درج ہیں۔

ہم آسمان پر نظر ڈالیں تو ہم کو سورج چاند ستارے نظر آتے ہیں۔علم فلکیات میں ہم آسمانی اجرام کا مطالعہ کرتے ہیں۔یہ معلوم کرتے ہیں کہ وہ کس طرح حرکت کرتے ہیں، کتنی روشنی دیتے ہیں، ان کی بناوٹ کیسی ہے اوران میں زمانے کے گزرنے سے کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں۔علم فلکیات کے مطالعہ سے ہمیں اپنی کائنات کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کے تارے جو بظاہر یونہی بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں وہ ایک نظام میں منسلک ہیں۔زمانہ قدیم سے علم فلکیات یعنی آسمانی اجرام کا مطالعہ انسان کو ذہنی ترقی دینے اور اس کی نظر اور علم کو وسیع کرنے کا بہت ہی بڑا اور مؤثر ذریعہ رہا ہے۔

اگر ہم آسمان کو دیکھیں تو آسانی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سورج اور چاند اور ستارے مشرق سے طلوع ہوتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوتے ہیں۔ پرانے زمانہ میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ زمین ہموار (flat) اور ساکت ہے اور ہماری کائنات کا مرکز ہے اور سورج چاند اور ستارے سارے کے سارے ہماری زمین کے گرد چکر کاٹ رہے ہیں۔یہ نظریہ صدیوں تک رہا لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری زمین گیند کی طرح گول ہے اور کائنات میں گھومنے والے بیشمار کرّوں میں سے ایک کُرّہ ہے اور آسمانی اجرام ہماری زمین کے گرد نہیں گھوم رہے بلکہ ہماری زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف گھوم رہی ہے۔اور ایک چکر 24 گھنٹے میں لگاتی ہے۔جس کی وجہ سے ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے کہ سورج اور چاند اور ستارے مشرق سے طلوع ہوتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوتے ہیں۔سوائے قطب ستارے (pole star) اور ان ستاروں کے جو آسمان میں قطب ستارے کے نزدیک دکھائی دیتے ہیں۔

اگر ہم غور سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک ستارہ ہر رات 4 منٹ جلدی طلوع ہوتا ہے۔4 منٹ ہر روز کا فرق جمع ہوتے ہوتے ایک مہینہ میں 2 گھنٹے کا فرق بن جاتا ہے اور ایک سال میں 24 گھنٹے کا فرق بن جاتا ہے۔اس لئے اگر کوئی ستارہ کسی تاریخ کو رات کے 8 بجے طلوع ہوتا ہے تو ایک سال گزرنے کے بعد اُس تاریخ کو وہ رات کے 8 بجے طلوع ہوگا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری زمین سورج کے گرد ایک چکر ایک سال میں لگاتی ہے۔

پرانے زمانہ کے لوگوں نے بڑے غور سے تاروں کو دیکھا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ بعض ستارے ایسے ہیں جو اس قاعدہ کی پابندی نہیں کرتے کہ ہر رات چار منٹ جلدی طلوع ہوں اور ان کے نام یہ ہیں:

عطارد / mercury، زہرہ venus، مریخ mars، مشتری jupiter، اور زحل saturn۔ان پانچ اجرام کو سیارے planets کہتے ہیں۔اس گروپ میں اگر سورج اور چاند کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ 7 اجرام سماوی بن جاتے ہیں۔ مثلاً sun سے sunday، moon سے monday وغیرہ۔

یہ سیارے دوسرے ستاروں سے اس طرح مختلف ہیں کہ یہ ہماری زمین کی طرح سورج کے گرد مختلف رفتاروں سے گھوم رہے ہیں اور اس کی وجہ سے ان

کی ظاہری حرکت آسمان پر بڑی پیچیدہ معلوم ہوتی ہے۔ بعد میں دوربین کی مدد سے دوسرے سیارے uranus، neptune اور pluto دریافت ہوئے۔ ان سیاروں اوران کے چاندوں کے علاوہ اور بے شمار چھوٹے چھوٹے اجرام ہیں جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ دُمدار تارے جو وقتاً فوقتاً نظر آتے ہیں وہ بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ سورج کے گرد گھومنے والے سارے اجرام ایک نظام کے ماتحت گھوم رہے ہیں۔ اسی نظام کو نظام شمسی کہتے ہیں۔ نیوٹن نے جو کشش ثقل کا قانون law of gravitation معلوم کیا اس کی مدد سے ان سب کی حرکتوں کو سمجھا جا سکتا ہے اور ہم یہ calculate کر کے معلوم کر سکتے ہیں کہ فلاں سیارہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت آسمان میں فلاں جگہ ہوگا۔

ہمارا سورج بھی ساکت نہیں ہے بلکہ وہ اپنے گرد تمام گھومنے والوں کو لے کر ایک بہت زیادہ وسیع دائیرہ میں گھوم رہا ہے۔ ہمارا سورج بہت زیادہ بڑے نظام کا ممبر ہے جس کو ہم galaxy یا کہکشاں کہتے ہیں۔ Planets کو چھوڑ کر رات کو جو ہمیں بہت سے ستارے نظر آتے ہیں جو ہر روز چار منٹ قبل طلوع ہوتے ہیں وہ سارے دراصل سورج ہیں جو بہت دور ہونے کی وجہ سے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ ہمارا سورج بھی اگر اتنی دور ہوتا تو وہ بھی ایک ستارہ کی طرح نظر آتا تھا۔ ہمارے سورج سے روشنی ہم تک پہنچنے کے لئے 8 منٹ کا وقت لگتا ہے باوجود اس کے کہ روشنی ایک سیکنڈ میں 3 لاکھ کلومیٹر (یا 186000 میل) کا فاصلہ طے کر لیتی ہے۔ اس کے بالمقابل ستارے اتنے دور ہیں کہ روشنی کو آنے کے لئے کئی سال لگ جاتے ہیں۔ 1838ء میں پہلے ستارے Cypni61 کا فاصلہ F.W.Bessel نے معلوم کیا۔ اُس کو پتہ چلا کہ وہاں سے روشنی آنے کے لئے دس سال لگتے ہیں۔ بالفاظ دیگر اس کا فاصلہ دس نوری سال ہے۔ وہ سورج سے دس لاکھ گنا زیادہ دور ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ستارے کتنی دور ہیں اور زیادہ روشن ہیں اور بہت سے اس سے چھوٹے اور کم روشنی دینے والے بھی ہیں۔ ہمارا سورج ایک اوسط قسم کا ستارہ ہے۔ ہماری کہکشاں میں ستاروں یعنی سورجوں کی تعداد کوئی سو ارب ہے، ان میں سے ایک ہمارا سورج ہے۔ ہماری ساری زمین میں انسانوں کی جو Population ہے اس سے کئی گنا زیادہ تعداد سورجوں کی ہماری کہکشاں Galaxy میں ہے۔ ہماری کہکشاں اتنی بڑی ہے کہ اسکے ایک سرے سے دوسرے تک روشنی کو سفر کرنے کے لئے ایک لاکھ سال لگ جاتے ہیں۔ ہمارا سورج مرکز کہکشاں سے کافی دور ہے۔ مرکز کہکشاں سے سورج تک روشنی کو آنے کے لئے 30000 سال لگ جاتے ہیں۔ ہمارا سورج مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر 20 کروڑ سال میں لگاتا ہے۔

موجودہ بیسویں صدی میں علم فلکیات نے بڑی ترقی کی ہے اور اب ہم یہ جانتے ہیں کہ اربوں کی تعداد میں کہکشائیں ہماری کائنات میں ہیں۔ بڑے بڑے دوربینوں کے ذریعہ اور خلائی دوربین کے ذریعہ تحقیقات کی جارہی ہیں۔ مشاہدات بتاتے ہیں کہ کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہوتی ہیں۔ لہٰذا ماضی میں وہ ایک دوسرے کے قریب تھے اور زمانہ قدیم میں سارا مادہ ایک چھوٹی سی جگہ میں محصور تھا۔ موجودہ علم کے مطابق ہماری کائنات کی ابتداء ایک عظیم دھماکہ (BigBang) سے ہوئی ہے اور مادہ جو پہلے انتہائی چھوٹی جگہ میں محصور تھا وہ پھیلنے لگا۔ اس نظریہ کے مطابق کائنات کی عمر کا اندازہ 14 ارب نوری سال کے قریب ہے (14000000000)۔ بہت مادہ کائنات میں ایسی شکل میں بھی ہے وہ نہ صرف روشنی بلکہ کسی قسم کی شعائیں بھی نہیں دے رہا ہے۔ اس کی موجودگی صرف کشش ثقل (Gravity) سے محسوس ہوتی ہے اس کو ہم اندھیرا مادہ کہتے ہیں (Dark Matter)۔ موجودہ تحقیقات کی مطابق Dark Matter کائنات میں روشنی دینے والے مادہ سے بہت زیادہ ہے۔

پس علم فلکیات کا مطالعہ ہمیں حیرت میں ڈال دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے دکھاتا ہے۔

ذکر کیا گیا تھا کہ کائنات میں بے شمار سورج ہیں جو دور ہونے کی وجہ سے تارے نظر آتے ہیں۔ اتنے بے شمار سورجوں میں کن کن سورجوں کے گرد سیارے پائے جاتے ہیں اس کی تحقیق کی جارہی ہے اور اب تک ایک سو سے زائد ایسے سیاروں کا انکشاف HubbleSpaceTelescope کے

ذریعہ ہوا ہے جو دوسرے سورجوں کے گرد گھوم رہے ہیں۔ اس وقت سائنس کی دنیا میں ایک انتہائی اہم مسئلہ یہ ہے کہ کائنات میں زندگی کی تلاش کی جائے۔ یہ بات انتہائی ایمان افروز ہے کہ 1896ء میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی روشنی میں اپنی معرکۃ الآراء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی میں تحریر فرمایا ہے کہ:

آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ
بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔"

پس علم فلکیات موجودہ زمانہ میں بھی بڑی شدت کے ساتھ غور وفکر کی دعوت دے رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Prop.: Zahoor Ahmad Cell : 94484 22334
HOTEL
HILL VIEW

Hill Road, Madikari - 571201 Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔" (کلام امام الزمان)

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

کائنات کے دو متوازی نظام

نظامِ جسمانی و نظامِ روحانی

(از ڈاکٹر جاوید احمد مہتمم اطفال)

وجہ تخلیق کائنات

ایک حدیث شریف (قدسی) ہے کنت کنزًا مخفیًا فاردت أن اعرف مخلقتُ ادم یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا پھر میں نے ارادہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے آدم کی تخلیق کی۔ ایک اور حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ:

لَو لَاکَ لَمَّا خلقْتُ الافلاک

کہ اے محمد! اگر مجھے تمہاری ذات کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں اس ساری کائنات کو ہی نہ بناتا۔

ہمارا ایمان اور اعتقاد ہے کہ اس کائنات کی وجہ تخلیق ہی وہ ذات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا پرتو تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے رنگوں سے اس قدر رنگین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنی کے مقام تک پہنچایا بلکہ مارمیت اِذرمیت ولٰکن اللہ رمٰی کہہ کر اُس کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔

تعارف کائنات

ہماری کائنات وسعت اور ضخامت کے لحاظ سے اتنی لامحدود ہے کہ بعض دفعہ اس کی ہیئت کو بیان کرنے کے لئے سائنسدانوں کے پاس الفاظ ہی موجود نہیں ہوتے ہیں۔ نزول قرآن کے وقت کائنات کی ساخت اور اجرام فلکی کے متحرک یا جامد ہونے کے متعلق انسانی تصور بہت مبہم اور قدیم تھا مگر اب یہ حالت نہیں اب کائنات کے متعلق ہمارا علم کافی ترقی کر چکا ہے اور وسیع ہو چکا ہے۔ مغربی ممالک کی چند ایک معروف یونیورسٹیوں کے مطابق پوری کائنات میں اس وقت قریب 200 ارب کہکشائیں موجود ہیں جبکہ ہماری زمین سے نزدیک ترین کہکشاں جس کا نام ’’ملکی وے‘‘ ہے اس میں قریب دو بلین ستارے جاگزیں ہیں۔

لامحدود کائنات جس کا ادراک یا ذہنی تصویر بنانے سے انسان یکسر قاصر ہے اس کے اس چھوٹے سے محدود کونے میں جہاں ہماری زمین واقع ہے اسمیں ’’ملکی وے‘‘ کے علاوہ ستر دوسری کہکشائیں بھی موجود ہیں۔ کائنات کے اس کونے میں روشنی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک سفر کرنے کے لئے دس ملین نوری سال درکار ہوتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ سفر کرتی ہے تو اس حساب سے ایک نوری سال میں 5.878 ٹریلین میل بنتے ہیں۔ ہماری اپنی کہکشاں ملکی وے کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ روشنی کو ایک طرف سے دوسری طرف پہنچنے کے لئے 1000000 سال درکار ہوتے ہیں۔ یہ سب باتیں یہ فاصلے سمجھنے کے لئے انسان کی عقل بالکل ناقص ہے اگر یہ ناچیز انسان کائنات کو سمجھنے سے قاصر ہے تو پھر وہ اس کائنات کے بنانے والے کو کیسے سمجھ سکتا ہے؟ لَایدرکُہ الابصار وھویدرک الابصار.

کچھ عرصہ قبل ٹورنٹو کی یارک یونیورسٹی کے پروفیسر میکال نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ انہوں نے دونئی کہکشائیں دریافت کی ہیں۔ دراصل یہ دو کہکشائیں انہوں نے الباما یونیورسٹی کے پروفیسر رونالڈ بوٹا (Ronald Buta) کے ساتھ ملکر 1992ء میں دریافت کیں تھیں مگر اس بات کی تصدیق میں مزید دو سال کا عرصہ لگ گیا۔ ان نئی کہکشاؤں کی تصدیق ایک جرمن سائنسدان نے اپنی ریڈیو ٹیلی اسکوپ کے ذریعہ کی ہے۔ اس دریافت کی مکمل رپورٹ جون 1995ء میں امریکی رسالہ اسٹرونامیکل جرنل میں شائع ہوئی ہے۔

کائنات کی پیدائش چھ دنوں میں:

اس سے متعلق مختلف مذہبی اور سائنسی تھیوریاں پیش کی جاتی ہیں مگر جس

قسم کی تھیوری قرآن کریم نے چودہ سو سال قبل پیش کی ہے اور وہ بھی ایک اُمی نبی کے ذریعہ، اب جا کے سائنس کہیں انہی اُمور کی تصدیق کرتا ہے۔

اس سے قبل کہ کائنات کی تخلیق سے متعلق قرآنی نظریہ پیش کیا جائے۔ سب سے پہلے دنیا میں پائے جانے والے دوسرے بڑے مذہب کی مذہبی کتاب سے کائنات کی کیسے تخلیق ہوئی وہ تھیوری پیش ہے۔

پیدائش کائنات از روئے بائبل

بائبل میں پیدائش عالم کا ذکر کچھ اس طرح ہے۔ خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی اُس کے بعد خدا تعالیٰ نے اُجالا پیدا کر کے اندھیرے اور اُجالے کو جدا کیا اور یہ پہلا دن ہوا۔ پھر خدا نے پانیوں کے درمیان فضا بنائی اور فضا کو آسمان کہا اور یہ دوسرا دن ہوا۔ پھر پانی سب اکٹھے ہوگئے اور خشکی نکل آئی تو وہ زمین ہوگئی اور جمع شدہ پانی سمندر ہوگئے اور پھر سبزیاں ونباتات بنائیں اور یہ تیسرا دن ہوا۔ پھر چاند اور سورج اور ستارے پیدا کئے گئے اور یہ چوتھا دن ہوا۔ پھر رینگنے والے جانور اور پرندے پیدا کئے اور یہ پانچواں دن ہوا۔ اُس کے بعد مویشی کیڑے مکوڑے اور جنگلی جانور پیدا کئے اور سب سے آخر انسان کو اپنی صورت پر اپنی مانند پیدا فرمایا اور یہ چھٹا دن ہوا۔ (پیدائش باب اوّل)

قرآنی نظریہ:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ھو الّذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستة ایّامٍ....(سورہ ھود آیت ۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اُس کا تخت پانی پر تھا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے اور اگر تو کہے کہ یقیناً تم مرنے کے بعد اُٹھائے جاؤ گے تو وہ لوگ جو کافر ہوئے ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلے کھلے جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

فی ستةِ ایّام:

حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یوم سے یہاں مراد سورج سے تعلق رکھنے والا دن نہیں۔ خدا کے نزدیک ایک ایک دن ہزار ہزار سال کا ہے یوم کے معنی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے عربی میں مطلق وقت کے بھی ہوتے ہیں اور یہی معنی یہاں پر چسپاں ہوتے ہیں کیونکہ دن رات زمین کے سورج کے سامنے گھومنے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور اس آیت میں سورج چاند اور زمین کی پیدائش کا ذکر ہے پس اُس وقت یہ دن رات ہوتے ہی نہ تھے اور اس لئے یہاں مراد وقت ہے نہ کہ صبح و شام والا دن۔ **تعرج الملٰئکة والرّوح الیه فی یوم کا ن مقدارهٗ خمسین الف سنة(سورة معارج)** کہ خدا کا ایک دن پچاس ہزار سال کا بھی ہوتا ہے اگر یہ دن یہاں مراد لیں تو زمین وآسمان کی پیدائش کا عرصہ تین لاکھ سال بنتا ہے۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے سارے دن بتائے ہوں اگر ہزار سال کا یا پچاس ہزار سال کا اُس کا دن ہوتا ہے تو ممکن ہے لاکھ یا پچاس لاکھ یا کروڑ یا ارب سال کا بھی اُس کا کوئی دن ہوتا ہو۔ سائنس سے پتہ لگتا ہے کہ اربوں سال زمین وآسمان کے بننے میں لگے ہیں اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کے ایک کشف سے بھی ایسا ہی پتہ لگتا ہے۔ پس حق یہی ہے کہ اس عرصہ کی حد بندی ابھی پوری نہیں کر سکتے بلکہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ بعض تغیرات ہزار ہزار سال میں ہوتے ہیں بعض پچاس ہزار سال میں بعض اس سے بھی بہت زیادہ عرصے میں۔

پیدائش عالم از روئے حدیث:

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے جس کو ابن کثیر نے اپنی تفسیر زیرآیت **فی ستّة ایّامٍ** (سورہ اعراف) کے تحت بیان فرمایا ہے۔ اس حدیث کی رو سے ہفتہ کے روز زمین کو پیدا کیا۔ اتوار کے دن پہاڑ۔ پیر کے دن درخت۔ منگل کے دن مصیبتیں اور بلائیں۔ بدھ کو نور اور برکتیں جمعرات کو حیوان۔ جمعہ کے دن عصر سے شام تک دن کی آخری گھڑی میں آدم کو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ آدم جمعہ کے بعد پیدا ہوئے۔ اور اس سے اپنے متعلق استدلال کیا۔ (خطبہ الہامیہ)

قرآن کریم میں حٰم سجدہ ع 2 میں چھ دنوں کی تشریح اس طرح کی گئی ہے:

قل أئنّكم لتكفرون....ذٰلک تقدیر العزیز العلیم. ان آیات کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو اُس خدا کا جس نے زمین کو دو دنوں

میں بنایا اور اس کے شریک قرار دیتے ہو وہ ہے رب العٰلمین اور اس نے پہاڑ بنائے ہیں زمین کے اوپر اور برکتیں ڈالیں اس میں اور رزق رکھا یہ سب کچھ اس نے چار دن میں کیا اور یہ جواب سب قسم کے سائلوں کے لئے برابر تسلی دینے والا ہے۔ (یعنی ایسے الفاظ میں جواب دیا گیا ہے کہ ایک عام آدمی بھی اس کو سمجھ سکتا ہے اور ایک علم طبقات الارض کا ماہر بھی اس سے تسلی پا سکتا ہے۔) اور آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو کہ دخّانی حالت میں تھا اور اُس نے اور زمین کو کہا ہمارے حضور میں حاضر ہو جاؤ پسند ہو یا ناپسند اُنہوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہوتے ہیں۔ پس کامل طور پر بنایا اُن کو دو دنوں میں سات آسمانوں کی صورت میں اور ہر آسمان میں اُس کے مفوّضہ کام کی قابلیت رکھی اور سب سے ورلے آسمان کو ستاروں سے مزیّن کیا یہ اُس خدا کا اندازہ ہے جو غالب اور خوب جاننے والا ہے۔

اس جگہ زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ پیدائش کے مدارج بیان کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ زمین دو وقتوں یعنی دو دوروں میں پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد چار وقتوں یعنی دوروں میں اُس کے اندر کی قابلیتیں پیدا ہوئی ہیں جو انسان کے بقا اور ترقی کے لئے ضروری تھیں۔ اور یہ ذکر نہیں کہ اس زمانے میں اُس کے ساتھ ساتھ اور کوئی چیز نہیں بنی اور آسمان کے متعلق جو آیا ہے کہ وہ دو وقتوں میں بنا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے چھ دنوں کے بعد بنا بلکہ اس میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے مکمل ہونے پر بھی دو دور گزرے تھے گو وہ الگ دور نہ تھے بلکہ زمین کی پیدائش کا جو زمانہ تھا وہی آسمانوں کا بھی تھا۔ علم طبقات الارض سے بھی یہی ثابت ہے کہ پیدائش عالم ایک ہی وقت میں ہوئی ہے۔ زمین بھی اور باقی سیارے بھی ایک ہی وقت میں تکمیل کے مدارج طے کر رہے تھے یہ نہیں کہ زمین پہلے بنی اور پھر ستارے یا یہ کہ سیارے پہلے بنے اور پھر زمین۔ پس جو ہر زمین کے بننے کا وقت تھا اسی وقت اس کا آسمان بھی بن رہا تھا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا کہ آسمانی اجرام کی اندرونی قابلیتیں کس قدر عرصہ میں بنیں؟

یوم کے عرصہ کی تعیین

اب رہا یہ سوال کہ یہ یوم یعنی وقت کس کس قدر عرصہ کے تھے سو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی تعیین خدا تعالیٰ نے نہیں کی اور اس وجہ سے ہم بھی نہیں کرتے علم طبقات الارض اور علم ہیئت سے جو امور یقینی طور پر معلوم ہوں اُن سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں یا اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کشف کے ذریعہ سے کچھ بتا دے تو وہ ایک اندازہ کر سکتا ہے۔ ورنہ ہم صرف یہ یقین رکھیں گے کہ دو عظیم الشان دور آسمان و زمین کی پیدائش پر گذرے ہیں اور یہ سوال کہ ان میں سے ہر ایک دور کس قدر عرصہ کا تھا اُسے ہم خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینگے۔ اصل بات یہ ہے کہ علم ہیئت اور علم طبقات الارض میں بھی قرآنی اصطلاح کے مطابق ایک عظیم الشان تغیر کو عرصہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور انگریزی میں اسے Period کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو مفہوم Period یعنی عرصے کا علم ہیئت اور علم طبقات الارض میں ہوتا ہے وہی مفہوم یوم کا قرآنی آیات میں ہے۔

کائنات کی عمر:

کائنات کی عمر کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سورۃ المعارج کے تعارف میں فرمایا ہے:

’’قرآن کریم کی ایک دوسری آیت جس میں ایک ہزار سال کا ذکر ہے وہ اس آیت کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے (یعنی خمسین الف سنۃٍ) والی آیت کے ساتھ تو مطلب یہ بنے گا کہ جو تم لوگوں کی گنتی ہے اُس کے اگر ایک ہزار سال شمار کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کا ہر دن اُس ایک ہزار سال کے برابر ہوگا اور اگر ہر دن کو ایک سال کے دنوں سے ضرب دی جائے اور پھر اس کو پچاس ہزار سال سے ضرب دی جائے تو جو اعداد بنتے ہیں وہ اللہ کے دنوں کی مدّت کی تعیین کرتے ہیں۔ پس اس حساب سے اگر پچاس ہزار سال جو اللہ تعالیٰ کے دن ہیں اُسے ضرب دی جائے تو اٹھارہ سے بیس بلین سال بن جائینگے جو سائنسدانوں کے نزدیک کائنات کی عمر ہے۔

(18,250,000,00=365 X 50000 X 1000)

یعنی ہر کائنات اس عمر کو پہنچ کر پھر عدم میں ڈوب جاتی ہے اور اس کے بعد پھر عدم سے وجود پیدا کیا جاتا ہے۔''

سائنسی نظریہ کہ کائنات مستقل پھیل رہی ہے:

1920ء کی دہائی میں ایڈون ہیوبل(Edvin Hubble) نے سب سے پہلے کائنات کے مسلسل پھیلاؤ کا انکشاف کیا تھا۔ سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے۔ خاص اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے اُنہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز یہ دریافت تخلیق کائنات کی مرحلہ وار اس طرح وضاحت کرتی ہے جو Big Bang کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔

قرآن کریم کائنات کی پیدائش کے پہلے کا جو نقشہ پیش کرتا ہے وہ ہو بہو بگ بینگ کے نظریہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

ترجمہ: کیا انہوں نے نہیں دیکھا جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے پھاڑ کر ان کو الگ کردیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(الانبیاء : 31)

اس آیت میں دو الفاظ ''رتقا'' بندھیولہ اور فـفـتـقـنـا' اور ہم نے اُسے پھاڑ کر الگ کردیا میں بنیادی پیغام پوشیدہ ہے۔ مستند عربی لغات میں ''رتقًا'' کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں اور دونوں ہی اس موضوع سے متعلق ہیں ایک معنی یکجان ہوجانے کے ہیں اور دوسرے معنی کامل تاریکی کے ہیں۔ یہاں یہ دونوں ہی معنی مراد ہو سکتے ہیں جن کو ملا کر بعینہٖ بلیک ہول (Black Hole) کا نقشہ ابھرتا ہے۔

یہ سوال کہ کائنات کس طرح پیدا ہوئی تھی اس کے متعلق دو تازہ ترین نظریات بگ بینگ کے نظریئے کی ہی تائید کرتے ہیں ان نظریات کے مطابق کائنات ایک ایسی Singularity یا وحدت سے جاری ہوئی جس میں مقیّد مادہ اچانک ایک زبردست دھماکہ سے پھٹ کر بکھرنا شروع ہوگیا اور اس طریق پر Event Horizone یا واقعاتی اُفق کے ذریعہ ایک نئی کائنات کا آغاز ہوا۔ ان دونوں میں سے ایک نظریہ کے مطابق ہمیشہ پھیلتی چلی جائے گی۔ جبکہ دوسرے نظریئے کے مطابق ایک مرحلہ پر پہنچ کر کائنات کا پھیلاؤ رُک جائے گا اور کشش ثقل اسے اندر کی طرف کھینچنا شروع کردے گی آخر کار تمام مادّہ واپس کھینچ لیا جائے گا اور غالبًا ایک عظیم الشان بلیک ہول جنم لیگا۔ قرآن کریم مؤخرُ الزکر نظریہ کی تائید کرتا ہے۔

کائنات کی تخلیق اوّل کے ضمن میں قرآن کریم بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ اس کائنات کا خاتمہ ایک اور بلیک ہول کی صورت میں ہوگا۔ اس طرح کائنات کی ابتداء اور اس کا اختتام ایک ہی طرز پر ہوگا اور یوں کائنات کا دائرہ مکمل ہوجائے گا چنانچہ قرآن کریم اعلان کرتا ہے:

یوم نطوی السماء کطیّ السجل للکتب (الانبیاء105)

یعنی جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دینگے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹ دیتے ہیں... جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کرینگے یہ وعدہ ہم پر فرض ہے یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔

لیکن اُس کے بعد ایک نیا آغاز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی از سرِ نو تخلیق کرے گا جیسا کہ اُس نے پہلے کیا تھا۔ بلیک ہول میں گم کائنات ایک بار پھر اندھیرے سے باہر آجائے گی۔ تخلیق کے آغاز اور انجام سے متعلق قرآنی نظریہ بلا شبہ غیر معمولی شان کا حامل ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے مطابق یہ کائنات پھیلتی اور سکڑتی رہتی ہے۔ بگ بینگ کے آغاز پر یہ کائنات تقریبًا روشنی کی رفتار سے پھیل رہی تھی جو بالآخر دوبارہ ایک بلیک ہول میں واپس کھینچ لی جائے گی۔

بگ بینگ کا نظریہ ایک واحد آفاقی بلیک ہول کے تصور کی تائید کرتا ہے جو قرآنی آیات کے عین مطابق ہے۔ بعض سائنسدان ایک مسلسل وسعت پذیر کائنات کا تصور پیش کرتے ہیں ان کے خیال میں کائنات پھیلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ مادّہ منتشر ہوتے ہوتے اتنا لطیف ہو جائے گا کہ کائنات کے مرکزی کشش سے باہر نکل جائے گی۔ اس صورت حال میں کائنات کے یکجا ہو کر دوبارہ شروع ہونے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔ قرآن کریم اس نظریہ کو کلیۃً ردّ کرتا ہے اور واضح اعلان کرتا ہے کہ کائنات

Singularity یا اکائی سے شروع ہوئی تھی اور اسی پر اسکا اختتام ہوگا۔خدا تعالیٰ کی وحدانیت تمام کائنات کی تخلیق اور تخلیق کا پھر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کا بیان اس آیت سے بہتر نہیں ہوسکتا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔(البقرہ:157)

ترجمہ: ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔(جاری)

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke, Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

BRB
OFFSET PRINTERS AND PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

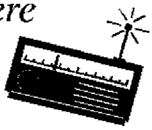
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

JUMBO BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

علم فلکیات کے متعلق مسلمانوں کے سائنسی کارنامے

اسلامی دنیا میں سائنسی مضامین میں سب سے زیادہ اہمیت علمِ ہیت کو دی گئی کیونکہ اس کے ذریعہ مسلمان دنیا کے کسی بھی مقام سے قبلے کا رخ تلاش کر سکتے تھے۔ نمازوں کے اوقاتِ ادائیگی نیز مذہبی تہواروں جیسے نئے چاند کے طلوع ہونے پر عیدالفطر، عیدالاضحیٰ یا رمضان کے مقدس مہینے کے پہلے دن کا تعین بھی ضروری تھا۔

علم فلکیات میں مسلمانوں نے اصطرلاب کے علاوہ تمام اسلامی ممالک میں رصدگاہیں تعمیر کیں، بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ رصدگاہ مسلمانوں ہی کی ایجاد ہے۔ انہوں نے آفتاب و ماہتاب کی روشنی، زمین کی حرکت، روشنی کی رفتار جیسے دقیق مسائل پر تحقیقات کیں۔ سال اور ماہ کی مدت مقرر کی۔ کسوف وخسوف کے اسباب پیش کیے۔ اسپین کے فاضل ہئیت داں اور آلات بنانے والے الزرقلی (1080ء) نے دعویٰ کیا کہ ستاروں کے مدار بیضوی ہوتے ہیں یعنی وہ حرکت کرتے ہوئے انڈے کی شکل کے دائرے میں سفر کرتے ہیں نہ کہ گول دائرے میں۔ یہ اس دور کا ایک انقلابی نظریہ تھا جس کی تصدیق کئی سو سال بعد کوپرنیکس نے کی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ البیرونی نے اپنی ایک کتاب میں پورے یقین سے کہا تھا کہ زمین اپنے مدار پر گھومتی ہے ابنِ رشد نے مراکش میں قیام کے دوران سن اسپاٹس (sun spots) دریافت کئے تھے۔

خلیفہ مامون الرشید (833-786ء) اپنے باپ خلیفہ ہارون الرشید سے بڑھ کر سائنس دانوں کا سرپرست تھا۔ اس نے یونانی زبان میں موجود سائنس کی کتابیں حاصل کرنے کے لئے بازنطینی شہنشاہ لیون دی آرمینین (Leon the Armenian 813-820) کے پاس سفارتی مشن بھیجا تھا۔ اس کے حکم سے بہت سے مخطوطات کے تراجم عربی میں کئے گئے۔ اس کی ہدایت پر پامیرا (palmyral) کے مقام پر رصدگاہ تعمیر کی گئی۔ اس نے کرۂ زمین کے محیط (گھیر) کی پیائش معلوم کرنے کے لئے ستر سائنس دانوں کو ذمے داری سونپی۔ ان سائنس دانوں کا صدر الفرغانی تھا، انہوں نے زمین کا گھیر 25009 میل نکالا جبکہ موجودہ پیائش 24858 میل ہے۔ اس کے کہنے پر دنیا کا ایک بڑا نقشہ بھی بنایا گیا تھا جو بڑی حد تک دنیا کے موجودہ نقشے کے مطابق ہے۔

ابن عباس الجوہری نے المامون کے عہدِ خلافت میں بغداد (829-830) اور دمشق (832-833ء) میں کیے جانے والے فلکی مشاہدات میں شرکت کی تھی۔ اس نے اقلیدس کی جیومیٹری کی کتاب عناصر پر شرحیں لکھی تھیں۔ الحجاج ابن یوسف (833ء) پہلا مسلمان ترجمہ نگار تھا جس نے اقلیدس کی عناصر اور بطلیموس کی المجسطی جیسی دقیق سائنسی کتابوں کے عربی میں تراجم کئے۔ حبش الحسیب (874ء) نے دس سال تک بغداد میں اجرامِ فلکی کے مشاہدات کے بعد تین زیجیں تیار کیں۔ 829ء میں جب سورج کو گرہن لگا تو اس نے عین اس موقعے پر سورج کی بلندی سے وقت کا تعین کیا۔ اس نے ٹیبلز آف شیڈوز (tables of shadows) بھی تیار کیے۔

علی ابنِ عیسیٰ اصطرابی (836ء) کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آلات رصد بنانے کا ماہر تھا۔ اس نے اصطرلاب بنانے پر مقالے لکھے تھے۔ یحییٰ ابنِ ابی منصور (831ء) نے بغداد میں فلکی مشاہدات کئے اور کئی کتابیں علمِ ہئیت پر لکھیں۔ اس نے زیج تیار کی جس کا نام زیج ممتحن المامونی تھا۔ اسکا پوتا ہارون ابنِ علی (901) بھی آلات رصد بنانے کا ماہر تھا۔

بغداد کے تین ممتاز سائنس داں بھائیوں ''موسیٰ برادران'' کو خلیفہ المامون نے ایک سائنسی پروجیکٹ یعنی عرض بلد کی ڈگری نکالنے کا کام سونپا۔ اس کے لے لئے انہوں نے شمالی عراق کے ریگستان میں جا کر کام کیا۔ انہوں نے چاند، سورج اور ستاروں کے مشاہدات کیے۔ ایک ستارہ ریگولس (Regulus) کا مشاہدہ بغداد میں واقع اپنے گھر سے دس سال تک (851-840ء) کیا۔ ان کا یہ گھر بلند پل پر واقع تھا۔ دو بھائیوں یعنی

محمد (متوفی 872ء) اور احمد نے سال کی مدت معلوم کی جو 365 دن اور چھ گھنٹے تھی۔

ابوالعباس الفرغانی (861ء ترکستان) خلیفہ مامون الرشید کا منجم، اور عالی مرتبہ ہئیت داں تھا۔ اس نے ہئیت پر جامع کتابیں قلم بند کیں جیسے اصول علم النجوم، المدخل الی علمِ ہئیت افلاک، کتاب الحرکات السماویہ، جوامع علم النجوم۔ جوامع کا لاطینی ترجمہ جیرارڈ آف کریمونا نے 1135ء میں کیا۔ جرمن ترجمہ 1537ء میں نیورمبرگ سے، فرانسیسی ترجمہ 1546ء میں پیرس سے اور دوبارہ 1590ء میں فرینکفرٹ سے شائع ہوا۔ اسپینی زبان میں اسکا ترجمہ 1493ء میں منصۂ شہود پر آیا۔ انگریزی ترجمہ کمپنڈیم آف ایسٹرونومی (Compendium of Astronomy) یورپ میں سولہویں صدی تک مقبول عام تھا۔ اس نے طغیانی ناپنے کا آلہ (Nilometer) اور دھوپ گھڑی (Sundial) بھی ایجاد کی۔

ابواسحٰق الکندی (873ء) وہ منفرد ماہر فلکیات تھا جس نے باقاعدہ رصدگاہی نظام کی پیش رفت کی۔ بعض مغربی مستشرقین نے اس کو اپنے عہد کا بطلیموس قرار دیا ہے۔ اس نے ایک رسالے میں چاند کی 28 منزلیں بیان کیں۔ اس نے بتلایا کہ چاند 26 دنوں میں کتنی مسافت طے کرتا ہے اور زمین پر اس کا طلوع اور غروب کیوں ہوتا ہے۔ علم فلکیات پر اس کی درج ذیل کتابیں مشہور ہیں؛ کتاب فی المناظر الفلکیۃ، رسالہ فی کیفیات نجوالمیتہ، کتاب فی امتناع مساحتہ الفلک الاقصیٰ، رسالہ فی رجوع الکواکب، رسالہ فی حرکات الکواکب، رسالتہ فی علم الشعاع، رسالتہ فی النجوم، رسالتہ فی الہالات للشمس، والقمر الاضواء النیر ہ (سورج چاند کے گرد ہالوں پر)، رسالتہ فی مطرح الشعاع، رسالتہ فی رؤیۃ الہلال۔

ابومشعر بلخی (Albumasar 886) خلیفہ معتمد (870-892) کے بھائی کا منجم تھا۔ اس نے علم فلکیات پر 24 کتابیں تصنیف کیں جیسے ہئیت الفلک، کتاب اثبات النجوم، زیج الکبیر، زیج الصغیر۔ ان کتابوں کو لاطینی زبان میں جیرارڈ آف کریمونا نے منتقل کیا۔ ابنِ خلکان نے اسکی تین کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ مدخل، الوف (ایک ہزار) اور زیج۔

محمد ابن الحسین ابن العادامی (دسویں صدی) نے زیج نظم العقد تیار کی جو اسکی وفات کے بعد اس کے روشن خیال شاگرد ہشام المدنی نے پایہ تکمیل تک پہنچائی۔ مشاہدہ افلاک کے جامع النظر ماہر جابر البتانی (929) نے بیالیس برس تک اجرام سماوی کے مطالعے کے بعد مبسوط کتابیں قلم بند کیں جیسے کتاب الزیج، کتاب مطلع البروج (zodiac)، کتاب اقدار اتصالات، شرح کتاب اربع لبطلیموس۔ اُس نے آفتاب اور ماہتاب کے جو مشاہدات کئے تھے ان کا استعمال یورپ میں 1749ء میں کیا گیا تھا۔ مثلاً ڈن تھارن (Dunthorn) نے اسکا نظریہ چاند عام رفتار معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اس نے سورج کا مدار معلوم کیا۔ سال کی مدت معلوم کی جو 365 دن، پانچ گھنٹے، 46 منٹ اور 24 سیکنڈ تھی۔ اُس نے موسموں کی مدت معلوم کی۔ مندرجہ ذیل حوالہ بھی اسکی علمیت پر دال ہے:

His great discovery that the direction of the sun's eccentric as recorded by ptolemy was changing. Expressed in terms of more modern astronomical conceptions, this is to say that the earth is moving in a varying ellipse.

رابرٹ آف چیسٹر نے البتانی کی اس کتاب کا جو ترجمہ کیا تھا وہ ناپید ہے البتہ اس کا ایک اور لاطینی ترجمہ بارہویں صدی میں Die scientia stellarum کے عنوان سے ہوا تھا جو 1537ء میں نیورمبرگ سے زیورطبع سے آراستہ ہوا۔ یہ نادر ترجمہ ویٹیکن کی مشہور لائبریری میں نایاب کتابوں کے حصے میں محفوظ ہے۔ ایک سو سال بعد اس کا اسپینی ترجمہ پلیٹو آف ٹیوالی (plato of tavoli) نے کیا جو 1537ء میں طبع ہوا۔ اطالوی محقق نالینو (Nallino) نے 1899ء میں ملان سے عربی متن، لاطینی ترجمہ اور شرح تین جلدوں میں شائع کیا۔ یورپ میں نشاۃ ثانیہ کے دور میں البتانی کی کتاب کا مطالعہ اہم اور بنیادی اہمیت کا حامل تھا۔ جارج سارٹن کا کہنا ہے کہ البتانی کے ستاروں کے مشاہدات نہایت صحیح اور عمدہ تھے۔ میڈرڈ

کی اسکوریال لائبریری میں اس کی عربی زبان میں مرتبہ زیج ابھی تک محفوظ ہے۔ جرمن ہیئت دان جوہانس میولر(1476ء) نے البتانی کی زیج کی مدد سے دنیا کا ایک نقشہ تیار کیا جس کے دقیق مطالعے اور رہنمائی سے کرسٹوفر کولمبس نے نئی دنیا دریافت کی تھی۔

عبداللہ ابنِ اماجور(933-885ء ترکی) اجرامِ فلکی کے مشاہدات کرنے میں مشاق تھا۔ اس نے اپنے بیٹے ابوالحسن علی اور اپنے آزاد کردہ غلام مفلح کے ساتھ ٹیم بنا کر یہ مشاہدات کیے، جیسا کہ ہمارے زمانے میں بھی سائنس داں گروپ بنا کر پروجیکٹ پر کام کرتے ہیں۔ ابنِ یونس نے ان کے چند مشاہدات کو ریکارڈ کیا تھا۔ تینوں نے ملکر تین زیجیں بھی تیار کی تھیں جن کے نام الخالص، المنظر اور البدیع تھے۔

سنان ابنِ ثابت(946 -909ء) ثابت ابنِ قرۃ کا پوتا تھا۔ اس نے مجسطی کی شرح لکھی نیز جیومٹری اور آلاتِ رصد(سن ڈائیل) پر مقالے لکھے۔ ابومحمود الخجندی(1000ء) ایرانی ہیئت داں تھا جس نے رے کے قریب ایک آلہ السدس الفخری بنایا تھا۔ بقول البیرونی اس نے یہ آلہ خود دیکھا تھا، اس آلے میں ہر ڈگری کو 360 حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور سیکنڈ بھی دکھائے گئے تھے۔ ہیئت کا دوسرا آلہ جو اس نے بنایا وہ آلاۃ الشمیلہ(Comprehensive instrument) تھا۔ یہ اصطرلاب اور قواڈرنٹ(Quadarant) کا متبادل تھا۔ اس نے رسالہ فی المیل وارض البلاد المشرق کے علاوہ زیج الفخری بھی تیار کی جسکا مسودہ کتب خانہ مجلس، تہران میں موجود ہے۔ ابوالقاسم ابن الاعلم(985ء بغداد) کو عضدالدولہ کے دربار میں خلعت فاخرہ حاصل تھا۔ اس کے فلکی مشاہدات کا ہر شخص مداح تھا۔ اس کی زیج دو سو سال تک اہمیت کی حامل رہی۔ آخر میں اس پر کچھ جنون کی کیفیت طاری ہوگئی تھی، چنانچہ جو زیج اس نے مرتب کی تھی اس کو پانی میں ڈال دیا۔ مگر حسنِ اتفاق کہ اسکا ایک نسخہ محفوظ رہا۔

قاہرہ کی سائنس اکیڈمی کے عالی دماغ رکن عبدالرحمٰن ابنِ یونس(1009ء) نے وقت کی پیمائش کے لئے پنڈولم(pendulum) ایجاد کیا۔ علمِ ہیئت میں اس کی حیرت انگیز دریافت انحراف دائرۃ البروج (iclination of the ecliptic) ہے جس کی قیمت اس نے 23 ڈگری، 35 منٹ نکا لی تھی۔ اس کی دوسری اہم دریافت اوج شمس(Sun's apogee) کا طول فلکی(longitude) ہے جو اس نے 86 ڈگری اور 10 منٹ قرار دیا تھا۔ اس کی تیسری اہم دریافت استقبال اعتدالین(Precession of equinoxes) کی صحیح قیمت معلوم کرنا ہے۔ اس دریافت سے زمین کے محور کی حرکت کا پتہ چلتا ہے اس نے بتایا کہ زمین کا محور(Axis) ساکن نہیں بلکہ مدھم رفتار سے اپنی جگہ سے گولائی میں گردش کرتا ہے یہ حرکت ہمیں محسوس نہیں ہوتی ہے۔ یہ پیمائش اتنی چھوٹی ہیکہ اسے معلوم کر لینا ابنِ یونس کے مشاہدے، تحقیقی مطالعے اور ہیئت دانی کا کمال تھا۔

اس کی مشہور زمانہ زیج کا نام زیج الحاکمی الکبیر ہے جس میں اس نے تمیں کے قریب چاند گرہن بیان کیے ہیں۔ اس سائنسی ڈاٹا(Scientific data) کا استعمال امریکی ہیئت داں سائمن نیوکومب(Simon newcomb) نے کیا تھا۔ اس کی دوسری اہم تصانیف درج ذیل ہیں؛ کتاب غایۃ الانتفاع، کتاب السمت، کتاب الجیب(Sine tables)، کتاب الظل(Cotangent tables)، کتاب التعدیل المحکم اور نماز کے اوقات پر نظم۔

ابوالوفا(1011ء) کی شہرت اگرچہ ریاضی داں کی حیثیت سے ہے مگر اس نے علمِ ہیئت میں جو شاندار دریافت کی وہ یہ ہے کہ سورج میں کشش ہوتی ہے اور چاند گردش کرتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ چاند کی زمین کے گرد گردش کے دوران سورج کی کشش کے اثر کے ماتحت خلل واقع ہوتا ہے، اس وجہ سے دونوں اطراف میں ایک ڈگری پندرہ منٹ کا فرق پڑتا ہے۔ علمِ ہیئت کی اصطلاح میں اس کو اِوِیکشن(evection) یعنی چاند کا گھٹنا بڑھنا کہتے ہیں۔ اختلال قمر کے بارے میں اس کی اس اہم دریافت کی تصدیق ٹائی کو برا ہے(Tycho brahe) نے چھ سو سال بعد کی تھی اور اہلِ یورپ کی دھاندلی ملاحظہ ہو کہ اس دریافت کا سہرا بھی ٹائی کو براہے کے سر باندھا جاتا ہے۔ ہیئت پر اس کی نہایت مفید کتاب الکامل تھی جو بطلیموس کی کتاب سے

بہت ملتی جلتی تھی۔

احمد بن سجستانی (1024ء) نکتہ آفریں ماہرِ فلکیات تھا جس نے زمین کی گردش کو دلائل کے ساتھ تفصیل سے بیان کیا۔ اس دور کے مسلمان سائنس دانوں نے گردشِ زمین پر کافی بحث کی تھی اور اس کی مخالفت اور موافقت میں دلائل پیش کیے تھے۔ یورپ میں کہا جاتا ہے کہ کوپرنیکس (Copernicus 1473-1543) نے سب سے پہلے زمین کی گردش کا نظریہ پیش کیا تھا مگر امر واقعہ یہ ہے کہ سجستانی پانچ سو سال قبل اس نظریہ کو مشتہر کر چکا تھا۔

ابوالحسن علی احمد نسوی (1030ء) کی اہم دریافت وقت کی تقسیم در تقسیم کے لئے ایک نئے طریقے کی ایجاد ہے جسے حساب ستین کہتے ہیں۔ اس نے وقت کی ایک ساعت (گھنٹہ) یا زاویے کو ساٹھ پر تقسیم کیا، اس ساٹھویں حصے کو اس نے دقیقہ کہا جس کے لفظی معنی ہیں خفیف یا باریک۔ اس دقیقہ کو اس نے دوبارہ تقسیم کیا جسے اس نے ثانیہ کہا اس طرح ساعت کی تقسیم دقیقہ اور ثانیہ میں ہو گئی۔ رفتہ رفتہ دقیقہ کے لئے انگریزی میں منٹ (minute) کا لفظ وضع ہو گیا جس کے معنی انگریزی میں خفیف یا باریک کے ہیں۔ ثانیہ کے لئے انگریزی میں سیکنڈ (second) کا لفظ بن گیا۔ گھڑی کے ڈائیل پر جو ہندسے کندہ ہوتے ہیں اور جو منٹ (دقیقہ) اور سیکنڈ (ثانیہ) میں تقسیم ہیں وہ ابوالحسن ہی کی ذہانت کا کرشمہ ہیں۔

ابوعلی ابنِ سینا (1037) نے بطور مشاہداتی ہیئت داں علم فلکیات اور ہیئت میں کئی یادگار کارنامے سرانجام دیے جس کا اندازہ اسکی کتابوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ کتاب الانصاف (20 جلدوں میں)، مقالہ فی آلات الرصدیہ، مقالہ فی ہیئت الارض، مقالہ فی کیفیتہ الرصد، مقالہ فی اجرام السماویہ، قیام الارض فی الوسط، فی خواص خط الاستواء۔ اس نے اجرام فلکی کے مشاہدات اصفہان اور ہمدان میں کیے تھے۔ اس نے کہا کہ وینس (venus) سیارہ زمین کے زیادہ نزدیک ہے بجائے سورج کے۔ اس نے ستاروں کے کوآرڈی نیٹ (coordinate) جاننے کے لئے ایک آلہ ایجاد کیا۔ اس نے بغداد اور جرجان کے عرض بلد میں فرق معلوم کیا۔ اس نے بتایا کہ روشنی کی رفتار معین ہے (velocity of light is finite)۔

ابن الہیثم (1040ء مصر) ایک ماہر ہیئت داں تھا۔ اس کی 92 تصانیف میں سے کم از کم بیس رسالے علمِ ہیئت کے موضوع پر ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر نہایت مختصر اور ضمنی موضوعات سے متعلق ہیں۔ ان رسائل میں عملی مسائل جیسے شمسی گھڑی، سمت قبلہ کا تعین، اختلاف نظر اور ارتفاعِ کواکب پر بحث کی گئی۔ اسنے ایک رسالہ دنیا کے خدوخال پر لکھا جس میں وہ چاند کو پالش کیا ہوا جسم لکھتا ہے جو سورج کی روشنی منعکس کرتا ہے۔ اس کا ایک اور رسالہ "افلاک وتدویر کے جھکاؤ میں تبدیلی" ہے۔ الشکوک علیٰ بطلیموس میں اس نے بطلیموس کی تین تصانیف (المجسطی، سیاراتی نظریات اور بصریات) پر سیر حاصل تنقید کی ہے۔ علمِ ہیئت پر اس کی طویل ترین تصنیف مجسطی کی شرح تھی جس کا مخطوط استنبول کی ایاصوفیہ لائبریری میں کچھ عرصہ قبل دریافت ہوا تھا۔

البیرونی (1048ء) کی کتاب مکالید علم الہیہ کا فرانسیسی ترجمہ دمشق سے 1985ء میں شائع ہوا تھا۔ علمِ ہیئت پر اس کی مشہور تصنیف کتاب التفہیم کا ترجمہ انگریزی میں رمزے رائٹ (Ramsay Wright) نے 1934ء میں کیا تھا۔ اس کتاب میں اس نے زمین کی اپنے محور پر گردش کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ قانون المسعودی تین جلدوں پر مشتمل حیدر آباد (دکن) سے 1954-1956ء میں شائع ہوئی تھی۔ ہندوستان کے پنڈت اس کی وسعتِ علم سے اس قدر متاثر تھے کہ انہوں نے اس کو ودیا ساگر (علم کا سمندر) کے لقب سے نوازا تھا۔ البیرونی کے بارے میں ایک مصنف کہتا ہے کہ۔

Albiruni wrote an astronomical encyclopedia which discusses the possibility that the earth might rotate around the sun-long before Tycho brahe-and drew the first map of the sky using animals to depict the constellations.

ابوالفتح عمر خیام (1048-1122ء) ایک ذہین ریاضی داں اور ماہرِ فلکیات تھا۔ اس نے ایران میں ایک نیا جلالی کیلنڈر مارچ 1079ء میں شروع کیا جو جولئین (Julian) اور گریگورین (Gregorian) کیلنڈروں سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ اس کیلنڈر کے مطابق 3770 سال میں ایک دن کا فرق پڑتا ہے۔ لیپ ائیر (Leap Year) کا تصور سب سے پہلے اس نے ہی پیش کیا تھا۔ اہلِ ایران اسے کو دزدیدہ (چرائے ہوئے) دن کہتے ہیں۔ اس نے سال کی مدت 365.24219858156 دن نکالی جبکہ اس وقت کمپیوٹر نہیں ہوتے تھے۔

اسکی کتاب الجبر والمقابلہ کا مطالعہ قرونِ وسطی میں یورپ کی تمام جامعات میں کیا جاتا تھا۔ اس کا ترجمہ فرانس کے فاضل مستشرق ووپکے (Woepke) نے 1851ء میں فرانسیسی میں کیا۔ اس شاندار کتاب میں اس نے ریاضی کے ایک ایسے مسئلے کا حل اپنی ارفع علمی اور ذہنی قابلیت سے پیش کیا تھا جس کا نام اب یورپ میں پاسکل ٹرائیاینگل (Pascals Triangle) ہے۔ اس نے بائی نومیل تھیورم (Binomial theorem) اور کوایفی شیئنٹس (co-efficients) ایجاد کیے نیز جیومیٹری میں اس نے نظریہ متوازی خطوط (theory of parallel lines) پیش کیا جس کا استعمال نامور ریاضی داں ڈیکارٹ (Descartes) نے خوب کیا۔ علمِ ہئیت میں زیج ملک شاہی اور رسالہ مختصر طبیعات اس کی مشہور کتابیں ہیں۔

اگرچہ ابنِ رشد (1198ء) کی شہرت ارسطو کی کتابوں کے شارح اور تلخیص نگار کی حثیت سے ہے مگر بطور ہئیت داں بھی اسکا مرتبہ کچھ کم نہیں ہے۔ اس میدان میں اس کا یادگار کارنامہ یہ ہے کہ اس نے سن اسپاٹس دریافت کیے۔ وہ ہئیت میں مختلف نظریات کی تاریخ سے بخوبی واقف تھا۔ اس نے افلاک میں موجود اجرام کے مشاہدے (یعنی رصد) کی اہمیت بیان کی۔ ایک نکتہ داں ماہر ہئیت ہونے ناطے اس نے اجرامِ فلکی کو تین قسموں میں تقسیم کیا: (1) وہ جو انسانی آنکھ سے نظر آتے ہیں (2) جو آلاتِ ہئیت کی مدد سے نظر آتے ہیں اور (3) ایسے اجرامِ فلکی جن کا ہونا عقل سے ثابت ہوتا ہے مگر ان کو دیکھنے کے لئے کئی نسلوں کے درمیان باہمی تعاون ضروری ہوتا ہے مثلاً ہیلیز کامٹ (halleys comet)۔ ہئیت پر اس نے جو قابلِ ذکر کتابیں لکھیں وہ درج ذیل ہیں: تلخیص المجسطی، مقالہ فی حرکتہ الافلاک، مقالہ فی تدویر الافلاک والثوابت، کتاب اقلیدس فی المجسطی۔

ابنِ رشد کی طرح اندلس میں علمِ فلکیات کے ایک اور عالم عریب ابنِ صاعد (981ء) نے اس موضوع پر اہم کتاب لکھی جس کا نام کتاب تفصیل الزمان ومسائل الابدان تھا۔ ابوعلی الحسن المراکشی (1281ء مصر) نے اسفریکل ایسٹرونومی (Spherical astronomy) اور ٹائم کیپنگ (time Keeping) اور آلاتِ ہئیت پر ضخیم انسائکلوپیڈیا لکھا۔ یہ اسلامی آلاتِ ہئیت اور رصد پر اہم کتاب تھی۔

شمس الدین سمرقندی (1276ء) نصیر الدین طوسی اور قطب الدین شیرازی کا ہم عصر تھا۔ ریاضی میں اس نے کتاب اشکال التاسیس لکھی جس کی شرح قاضی زادے نے کی۔ تذکرۃ الہیئۃ، ہئیت پر اس کی مشہور کتاب کا نام ہے۔ اس نے 1276-77ء کی ستاروں کی ایک فہرست (Star catalogue) تیار کی علمِ کلام پر اس نے رسالہ فی آداب البحث لکھا جس کی متعدد لوگوں نے شرحیں کیں۔ زکریا ابنِ محمد القزوینی (1283ء ایران) نے کاسموگرافی پر عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات لکھی جس کے تراجم اس کی ندرتِ خیال کے پیش نظر فارسی اور ترکی زبان میں کیے گئے۔ جرمن محقق وستن فلڈ نے اسکو مدون کر کے 1849ء میں گوٹینگن (جرمنی) سے شائع کیا۔ 1986ء میں اس کا جرمن ترجمہ Die Wunder des Himmels und der Erde کے عنوان سے شائع ہوا۔ وہ جغرافیہ پر آثار البلاد واخبار العباد جیسی اہم کتاب کا بھی مصنف ہے۔

ظریف الطبع، شگفتہ مزاج قطب الدین شیرازی (1332ء) نے علم الفلک پر نہایۃ الادراک فی درایۃ الافلاک اور التحفۃ الشاہیہ عربی میں تحریر کیں اور فارسی میں جہانِ دانش لکھی۔ اس کے علاوہ اس نے الطّوسی کی فلکیات پر کتاب تذکرہ کی شرح بھی لکھی۔ خوشیار ابنِ لبان الجلیلی نے دو زیج الجامع اور البلیغ تیار کیں۔ التبلیغ کا قلمی نسخہ برلن لائبریری میں موجود ہے۔ غیاث

الدین الکاشی (1429ء) ممتاز ریاضی داں اور علمِ فلکیات کا ماہر تھا۔ اسکا لقب مولانائے عالم (عربی میں مولانا کا مطلب سائنس داں ہے) تھا۔ ریاضی میں اس کی مفتاح الحساب اور فی حساب الہند مشہور تھیں۔ علمِ فلکیات میں اس نے پانچ قابلِ قدر کتابیں لکھیں۔ سلم السماء (Stairway to heaven) کروں کے سائز اور فاصلوں پر تھی۔ مختصر در علم الہیئت (مخطوط برٹش میوزم)، خاقانی زیج، نزہت الحدائق (اس کتاب میں ایک آلہ رصد کا ذکر ہے جو اس نے ایجاد کیا تھا)۔ رسالہ در شرح آلات رصد میں آٹھ آلات کا ذکر کیا ہے جن میں سے چھ یہ تھے:

Triquetrum ,Armillary sphere, Equinoctial Ring, Double Ring,Fakhri Sextant, Small Armillary Sphere.

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے یونانی علما کی نقل کی اور بذات خود سائنسی علوم میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا۔ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ اس کی ایک روشن مثال اندلس کا ہیئت داں جابر ابنِ افلح ہے جس نے بطلیموس کی مستند کتاب المجسطی میں غلطیاں تلاش کیں اور اصلاح مجسطی لکھی۔ اسکے دیباچے میں اسنے مجسطی کی ان غلطیوں کی فہرست پیش کی ہے۔ شیرازی نے اس کتاب کا خلاصہ لکھا تھا۔ جیرارڈ آف کریمونا نے اسکا لاطینی میں ترجمہ کیا۔ اس کتاب کا اثر یورپ کی ٹریگانومیٹری پر بہت تھا۔ یورپی عالم ایس۔ بریڈن (S Bredon) نے المجسطی کی جو شرح لکھی تھی اس کا زیادہ تر حصہ جابر کی کتاب کا چربہ تھا۔ جرمن سائنس داں ریجیومانٹانس (Regiomontanus) نے 1460ء میں کتاب ڈی ٹرائی اینگولس (De Triangulis) لکھی جس کا چوتھا باب اصلاح االمجسطی کی صریح نقل تھا۔

یاد رہے کہ قرونِ وسطی کا ہر عالم ہیئت کا ماہر بھی ہوتا تھا گویا ہیئت کے مطالعے کے بغیر عالم کہلانا غیر ممکن تھا۔ ایک ہزار سال گزرنے کے باوجود ہیئت کی اہمیت کو ہر سائنس داں تسلیم کرتا ہے شاید اسی وجہ سے اسے کوئین آف سائنیز (Queen of sciences) بھی کہا جاتا ہے۔ علمِ فلکیات میں فی الحقیقت مسلمانوں کی شاندار تحقیقات کا اندازہ اٹلی کے محقق سی اے نالینو (C ,A Nallino) کی اس کتاب سے ہوتا ہے جس میں عرب ہیئت دانوں کے حالاتِ زندگی چار جلدوں میں روم سے 1911ء میں بڑے اہتمام سے شائع ہوئے ہیں۔ اس کی عربی اشاعت علم الفلک عندالعرب فی القرون الوسطیٰ جو دراصل ایک جلد میں چاروں جلدوں کی تلخیص ہے، اس کا ایک نسخہ راقم السطور نے حال ہی میں امریکہ کے نایاب کتابوں کے بک اسٹور abebooks.com سے حاصل کیا ہے

(ماخوذ از کتاب "مسلمانوں کے سائنسی کارنامے"۔ از محمد زکریا ورک)

Love for All, Hatred for None
Subaida Timbers
Dealers in
Teak Timber, Teak Poles,
Rose wood and
All kinds of Furniture
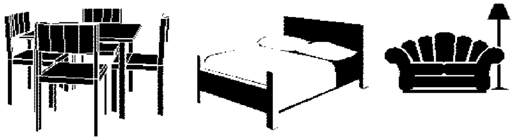
Chandakadavu,
P.O. Faroke, Calicut
Mob. : 9387473240
Off. : 0495-2483119
Res. : 0495-2903020

Thajudheen (HRD Consultant)
9349159090
Job/Enquiry : 0491-2521347
Staff Needs : 0491-2908556
: 0491-3269090
Off. Manager : 9388006615

INDUS
HRD CONSULTANCY
2nd Floor, Mini Complex, Near K.S.R.T.C Palakkad, Kerala
e-mail : contact@indushrd.com, industhaj@yahoo.com
Web site : www.indushrd.com
For OFFICIAL COMMERCIAL, INSTITUTIONAL, INDUSTRIAL JOBS & SUITABLE STAFF FOR EMPLOYEES

جدید سائنسی دور کا جدّ امجد۔ نیوٹن

سر آزک نیوٹن 1642ء میں کرسمس کے دن انگلستان کے ایک بہت چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا۔ والد کا انتقال پیدائش سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اٹھارا برس کی عمر میں اسے کیمبرج میں تحصیل علم کا موقعہ ملا اور 1665ء میں کیمبرج ہونیورسٹی سے بی۔اے کی ڈگری لی۔ اسی برس لندن میں طاعون کی بیماری پھیلی جس کے باعث صرف اسی ایک شہر میں ساٹھ ہزار سے زیادہ افراد لقمہ اجل بن گئے۔ چنانچہ یونیورسٹی بند کر دی گئی اور طالب علموں کو ان کے گھروں میں بھیج دیا گیا۔ نیوٹن اپنے گاؤں میں واپس آیا جہاں اس نے تقریباً ڈیڑھ برس کا عرصہ گزارا۔ نیوٹن کی زندگی میں یہ عرصہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے تین کارنامے جنہوں نے اس کو لازوال شہرت بخشی، اسی زمانہ میں سرانجام دیئے گئے۔ ان میں ایک ایجاد کیلکولس calculus تھی۔ دوسری روشنی کے متعلق تھی جس میں اس نے ثابت کیا کہ روشنی دراصل مختلف رنگوں کی شعاعوں کا مجموعہ ہے اور ان رنگوں کے امتزاج سے سفید رنگ کی روشنی ظہور میں آتی ہے۔ تیسری اہم دریافت کشش ثقل اور تجاذب کے متعلق تھی۔ جس کی دریافت کے متعلق مشہور روایت ہے کہ وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے ایک سیب نیچے گرا۔ جس سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ سیب کے نیچے گرنے کا سبب زمین کی کشش تھا۔ کشش ثقل کے بعد اس نے زمین، سورج اور دیگر سیاروں کے درمیان کشش کے قوانین دریافت کئے اور انہیں تجاذب Gravitation کا نام دیا۔

1667ء میں نیوٹن واپس کیمبرج پہنچا اور ایم۔اے کرنے کے بعد اسی یونیورسٹی کے ریاضیات کا پروفیسر ہو گیا۔ اس عہدے پر وہ قریباً 27 برس فائز رہا۔

1627ء میں اس کی مشہور کتاب پرسپنیسیا میتھ میٹکا شائع ہوئی۔ اس کتاب کی تین جلدیں تھیں۔ پہلی جلد میکانیات کی عام تشریح پر مشتمل تھی۔ دوسری مختلف اقسام کی حرکتوں کا بیان ہے اور تیسری جلد اجرام فلکی کے حرکات کے بارے میں تھی جس میں اس نے عالمگیر تجاذب کے قوانین پیش کئے تھے۔ اس کتاب کی اشاعت نے نیوٹن کی شہرت میں بہت اضافہ کیا۔ کتاب لاطینی زبان میں لکھی گئی تھی مگر نیوٹن کی وفات تک اس کتاب کا سات زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا تھا۔

1689ء میں نیوٹن برتانوی پارلیمنٹ کا رکن اور 1699ء میں سرکاری ٹیکسال کا ناظم مقرر ہوا۔ جہاں اس نے سکوں کی جعلسازی کی روک تھام اور نئے سکے جاری کرنے کا کام بہت خوش اسلوبی سے انجام دئے۔ 1703ء میں نیوٹن رائل سوسائٹی کا صدر بنا اور 1705ء میں اسے ملکا این نے "سر" کا خطاب عطا کیا۔ نیوٹن پہلا سائنس دان ہے جسے سر کا خطاب عطا ہوا۔ 20 مارچ 1727ء اس عظیم سائنس دان کا انتقال ہو گیا۔ اسے ویسٹ منسٹر ایبے میں دفن کیا گیا۔

نیوٹن ایک موحد سائنس دان تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفہ المسیح رابع فرماتے ہیں:۔

"بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ نیوٹن نے مذہب کے خلاف نہیں بلکہ عیسائیت کے خلاف بغاوت کی تھی اور عیسائیت کے خلاف نہیں عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد کے خلاف بغاوت کی تھی۔ نیوٹن کو کیمبرج ہونیورسٹی میں پرفیسر شپ عطا ہوئی اور اس کے ساتھ بڑے بڑے فوائد بھی وابستہ تھے لیکن نیوٹن چونکہ بے حد ذہین انسان تھا خدا تعالیٰ نے اسے چوٹی کا دماغ دیا تھا اور تقویٰ عطا کیا تھا یعنی جس بات کو سچ نہیں سمجھتا تھا اس پر ایمان نہیں لاتا تھا یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں جو اس نئے، جدید سائنسی دور کا جدامجد ہے وہ نیوٹن ہے۔ آئن سٹائن نے بھی کام کئے اور بھی بڑے بڑے دانشور یہاں پیدا ہوئے ہیں مگر نیوٹن کے مقام سے اس کو ٹلا نہیں سکتے۔ تو بلا شبہ نئے سائنسی دور کا جدامجد ہے جس نے بہت ہی حیرت انگیز انکشافات کئے اور قدرت کو جیسی صفائی کے ساتھ جیسے روشن دماغ سے وہ سمجھا، کم اس کی نظیر دنیا میں ملتی ہے۔ پس نیوٹن نے جو ایک عیسائی تھا اور Trinity یعنی تثلیث کے عقیدے پر پیدا ہوا تھا اس نے جب غور شروع کیا تو اب اس کی وہ نوٹ بک بھی شائع ہو چکی ہے جس نوٹ بک پر اس نے حاشیہ پر تحریریں لکھی ہیں۔ غور کرتے کرتے وہ کہتا ہے کہ مجھے یہ بات اب کسی طرح قبول نہیں ہے کہ خدا تین ہوں کیونکہ ساری کائنات کا مشاہدہ ایک خدا کی گواہی دے رہا ہے اور جب اس عقیدے

کا اس نے اعلان کیا تو باوجود اس کے کہ وہ علمی لحاظ سے بہت ہی چوٹی کا انسان بلکہ ایک ایسا انسان جس کی ساری دنیا میں قدر کی جاتی تھی اس کو پروفیسر شپ پیش کر کے یونیورسٹی نے اپنا فخر سمجھا تھا کہ ہماری ہونیورسٹی میں وہ پرفیسر بن کر آجائے لیکن اس کو بے عزت کر کے یونیورسٹی سے نکالا گیا۔ اس کے خلاف باقاعدہ چرچ کی طرف سے ریزولیشن پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لامذہب ہو چکا ہے حالانکہ وہ تثلیث سے خدا کی طرف لوٹا تھا اور اس نے قطعاً پرواہ نہیں کی۔ وہ Stipend جو اس کے لئے ہونیورسٹی کی طرف سے مقرر تھا ساٹھ پاؤنڈ سالانہ اس زمانہ کے لحاظ سے بہت بڑی چیز تھی۔ یعنی آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ساٹھ پاؤنڈ کی اس وقت کیا قیمت تھی اس نے سب قربان کر دیا مگر اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا۔ اس نے کہا کہ ایک ہی عقیدہ ہے اس کے سوا میں کسی اور عقیدہ کا قائل ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ میرا دماغ اس کو تسلیم نہیں کرتا۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 29 نومبر 1996ء ص5)

(بحوالہ روزنامہ الفضل 20 مارچ 2008ء ص11)

She
COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
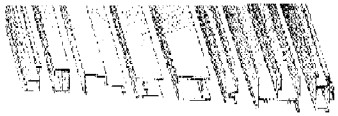
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

Noor-ul-Mubeen
Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.
SARA FOOT WEAR
WHOLESAE & RETAIL
A complete family Showroom
Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

بلیک ہول

(رضوان احمد سلطان)

قرآن مجید میں متعدد جگہ علم فلکیات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے مثلاً سورۃ ال عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان فی خلق السمٰوت والارض واختلاف اللیل والنھار لایت لِاولی الباب. الذین یذکرون اللہ قیٰما و قعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض.

ترجمہ: یقیناً زمین اور آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقل مندوں کے لئے نشانات ہیں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کو قیام کی حالت میں بیٹھتے ہوئے اور اپنے پہلوں کے بل لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور وفکر کرتے ہیں۔

ہم آسمان پہ نظر ڈالیں تو ہم کو سورج، چاند ستارے نظر آتے ہیں علم فلکیات میں جب ہم آسمانی اجرام کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ معلوم کرتے ہیں کہ وہ کس طرح حرکت کرتے ہیں وہ کتنی روشنی دیتے ہیں ان کی بناوٹ کیسی ہے اور ان میں زمانے کے گذرنے سے کیا کیا تغیرات ہوتے ہیں علم فلکیات کے مطالعہ سے ہمیں اپنی کائنات کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے اس سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ آسمان میں موجود تمام اشیاء ایک نظام میں منسلک ہیں۔

آسمانی اجرام کا مطالعہ انسان کو ذہنی ترقی دینے اور اس کی نظر اور علم کو وسیع کرنے کا بہت بڑا اور مؤثر ذریعہ رہا ہے علم فلکیات کی ترقی کی وجہ سے ہی ہم کو بلیک ہول (Black Hole) کا علم ہوا ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔

بلیک ہول

بلیک ہول ایک ایسا مقام ہے جہاں سے کوئی چیز واپس نہیں آسکتی ہے۔ بلیک ہول اس وسیع وعریض مادہ یعنی میٹر (Matter) کی منفی شکل ہے جو اپنی ہی کشش ثقل (Centripital force) کے دباؤ کے زیر اثر سکڑ کر اپنا مادی وجود کھو بیٹھتا ہے اور ایک نا معلوم شکل اختیار کر لیتا ہے۔

بلیک ہول کیسے بنتا ہے؟

سورج سے تقریباً پندرہ گونا بڑے ستارے جب اپنا دور حیات ختم کر چکتے ہیں تو ان سے بلیک ہول بننے کا آغاز ہوتا ہے ان ستاروں کی کشش ثقل ان کے وجود کو سکیڑ کر چھوٹی سی جگہ پہ سمیٹ لیتی ہے۔

جب ستارے وجود میں آتے ہیں تو قوت مرکز گریز یعنی Centrifugal Force کی وجہ سے پھیلتے ہیں مگر جب ان کا دورِ حیات ختم ہونے لگتا ہے اور پھیلاؤ کی وجہ سے ان کی Centrifugal Force کمزور ہو جاتی ہے تو یہ اپنی سے زیادہ قوت والی Centrifugal Force کی وجہ سے سکڑنے لگتے ہیں اور آخر کار ایک نقطہ یعنی Point پہ جمع ہو جاتے ہیں اور ان کی قوت کشش ثقل اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ یہ دور دور سے ستاروں کو اپنی اور کھینچنے لگتے ہیں اور آخر کار ان کی قوت میں اتنا اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ روشنی تک کو بھی کھینچ کر اپنے میں سما لیتے ہیں اور کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑتے بس نگلتے جاتے ہیں اور روشنی کو کھینچ کر جذب کرنے کی وجہ سے اس میں مکمل تاریکی ہوتی ہے اور اس کو دیکھ سکنا ممکن نہیں اس کے وجود کا سائنسدانوں کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ ستارے غائب ہوتے جا رہے ہیں یا پھر وہ سب ایک معین سمت کی طرف جا رہے ہیں اپنے محور کو چھوڑ کر۔ اس طرح سائنسدان اس بات کا اندازہ کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہاں پہ کوئی بلیک ہول موجود ہے جو ان ستاروں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور جذب کر جاتا ہے۔

ایک اندازہ کے مطابق ایک بلیک ہول میں موجود مادہ کی مقدار سورج میں موجود مادّہ کی مقدار سے ۱۰ کروڑ گنا ہو جاتی ہے اس کی کشش ثقل کا میدان وسیع ہوتے ہی خلا سے مزید مادّہ اس کی طرف اتنی تیز رفتاری سے کھینچتا چلا جاتا ہے کہ اس کی رفتار روشنی کی رفتار کے قریب پہنچ جاتی ہے۔

۱۹۹۷ء میں یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ ہماری کہکشاں میں ایک بلیک ہول میں موجود مادّہ کی مقدار سورج میں موجود مادّہ کی مقدار سے ۲ لاکھ گنا زیادہ ہے۔

بعض اعداد و شمار کے مطابق بہت سے Black Hole ایسے بھی ہیں جن میں سورج سے ۳۱ ارب گنا زیادہ مقدار میں مادّہ موجود ہے۔

قرآن مجید میں بلیک ہول کا ذکر

اولم یرالذین کفرو ان السموٰت والارض کا نتا رتقًا ففتقنٰھما وجعلنا من الماء کل شئی حی افلا یومنون. (الانبیاء)

کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا۔ اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اس آیت کے دو الفاظ یعنی رتقا (بند کیا گیا ہیولہ) اور ففتقنا (ہم نے اسے پھاڑ کر الگ کر دیا) میں بنیادی پیغام پوشیدہ ہے۔ مستند عربی لغات میں رتقًا کے دو مطلب بیان کئے گئے ہیں اور دونوں ہی اس موضوع سے متعلق ہیں۔

(۱) رتقًا کے ایک معنی یک جان ہونے کے ہیں۔

(۲) دوسرے معنی کامل تاریکی کے ہیں۔

یہاں یہ دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں اور دونوں کو ملا کر بعینہٖ ایک بلیک ہول کا نقشہ ابھرتا ہے۔

جیسے کہ ایک معنی لفظ رتقًا کے یکجان ہونے کے ہیں اگر ہم اس مطلب کو لیں تو بلیک ہول کا نقشہ کھینچ سکتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ بلیک ہول جب پیدا ہوتا ہے تو بہت تیزی سے بڑھتا جاتا ہے اور دور دور کے ستارے بھی اس کی کشش سے اس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں اور اپنے آپ کو اس بلیک ہول میں گرا دیتے ہیں اور سبھی یکجان ہو جاتے ہیں۔ پس اس طرح رتقًا کے ایک معنی اس بلیک ہول کے پورے ہوتے ہیں۔

(۲) دوسرے معنی لفظ رتقًا کے مکمل اندھیرے کے ہوتے ہیں اور وہ بھی بلیک ہول پہ پوری طرح صادر آتا ہے کیونکہ بلیک ہول کی کشش ثقل کی وجہ سے روشنی تلک اس میں کھینچی چلی جاتی ہے اور جذب ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے بلیک ہول میں مکمل اندھیرا ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت اپنے اندر ایک اور بہت ہی بڑے مضمون کو سمائے ہوئے ہے جو کہ بگ بینگ کے تعلق سے ہے۔

کیونکہ اس آیت میں ایک جگہ لفظ رتقًا کا استعمال کر کے بلیک ہول کا نقشہ کھینچا گیا ہے تو دوسری جگہ لفظ فتقنا (یعنی ہم نے اسے پھاڑ کر الگ کر دیا) کا استعمال کر کے زمین و آسمان کی پیدائش کے بارہ میں بتایا ہے جو کہ عین Big Bang کے مطابق ہے۔

اسی طرح قرآن مجید میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کما بدأنا اوّل خلقٍ نعِیدۃ وعدًا علینا. اناکنّا فعلین. (الانبیاء: ۱۰۵)

ترجمہ: جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے یہ وعدہ ہم پہ فرض ہے۔ یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات ابدی نہیں ہے نیز ایک وقت یہ عالم بھی کھاتوں کی طرح لپیٹ دیا جاوے گا۔ سائنسدان Black Hole کا جو نقشہ کھینچتے ہیں وہ اسی آیت کے بیان کردہ نقشہ سے گہری مماثلت رکھتا ہے۔

جوں جوں خلا سے مادّہ بلیک ہول میں گرتا ہے توں توں کشش ثقل اور الیکٹرو میگنیٹک قوت کی شدّت کی وجہ سے دباؤ کے تحت ایک چادر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چونکہ بلیک ہول کا مرکز اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے یہ تمام مادّہ کوئی نا معلوم صورت اختیار کرنے سے قبل اس کے گرد لپٹ جاتا ہے۔

اس آیت میں یہ وعدہ بھی دیا گیا ہے کہ جب کائنات ایک بلیک ہول میں گم ہو جائے گی تو اس کے بعد ایک نیا آغاز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی ازسر نو تخلیق کرے گا۔ جیسا کہ اس نے پہلے کیا تھا۔ بلیک ہول میں گم کائنات ایک بار پھر اس سے باہر آجاوے گی اور تخلیق کا یہ عمل ایک بار پھر شروع ہو جائے گا۔ قرآن مجید کے مطابق کائنات کے سکڑنے کا اور پھیلنے کا عمل ایک جاری عمل ہے۔

جملہ قائدین متوجہ ہوں

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے بابرکت موقعہ پر استبقوا الخیرات (نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں) کے ارشاد ربانی کے تحت ہندوستان بھر کے مجالس کی کارکردگی کا موازنہ کیا جاتا ہے اور بہترین کارکردگی پیش کرنے والی مجلس کو علمِ انعامی سے نوازا جاتا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت یہ ہدایت فرمائی ہے کہ آئندہ سے انڈیا میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے **پوزیشن حاصل کرنے والی پہلی دس خدام و اطفال کی مجالس اور اسی طرح پہلی پانچ صوبائی/علاقائی/زونل قیادت میں اسناد تقسیم کی جائیں جن میں صدر مجلس کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دستخط ہوں گے۔**

قائدین مجالس کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کی کوشش کریں اور ماہانہ کارگذاری رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ بروقت بھجواتے رہیں۔ لائحہ عمل میں وہ تمام امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

امید ہے کہ استبقوا الخیرات ارشاد ربانی کے مطابق آپ اپنی کارکردگی میں مزید بہتری پیدا کریں گے اور اسناد کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

* UK * IRELAND * FRANCE * USA *
* AUSTRALIA * NEW ZEALAND *
* MALAYSIA * SWITZERLAND * CYPRUS *
* SINGAPORE * CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

* Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
* Comprehensive Free Counseling
* Educational Loan Assistance
* VISA Assistance
* Travel And Foreign Exchange Arrangements
* Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS

WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Inta

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation Jewellary Leather & Fancy Bags, School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A

Beside: Venkatada Theatre Lane.

Dilsukh Nagar, Hydrabad-60

A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال الاحمدیہ

سوالات شمارہ ھذا

1: حضرت رسول اکرم ﷺ کس غار میں عبادت کے لئے جایا کرتے تھے؟

2: ہجرت کے وقت آپ ﷺ نے کس غار میں پناہ لی تھی؟

3: مدینہ میں آپ ﷺ نے جس مسجد کی بنیاد رکھی اُس کا نام کیا ہے؟

4: بیت الحرام کس کو کہا جاتا ہے؟------------------

5: حضرت مسیح موعودنے چارسال تک کس جگہ ملازمت کی؟---------

6: حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق میں اللہ نے جونشانات ظاہر فرمائے اُن میں سے کوئی ایک لکھیں؟-------------------

7: یہ کس کا شعر ہےاور کس کے لئے کہا گیا ہے؟

جاتے ہو میری جان خدا حافظ وناصر اللہ نگہبان خدا حافظ وناصر

8: پاکستان میں حال ہی میں کس ملک کی کرکٹ ٹیم پر دہشت گردوں نے حملہ کیا؟-------------------------

9: ہندوستان کا موجودہ وزیرداخلہ کون ہے؟-------------------

10: ثانیہ مرزا کون ہے؟-------------------

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پرارسال کریں۔

نام طفل: نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

ولادتیں

1۔مکرم شیخ ناصر وحید صاحب ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22-03-09 کو بیٹے سے نوازا ہے۔عزیزم کا نام سیدنا حضور انور از راہ شفقت ''ذیشان ناصر'' تجویز فرمایا ہے اور از راہ شفقت تحریک وقفِ نو میں شمولیت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے عزیز مکرم شیخ عبد القدیر صاحب درویش کا پوتا اور مکرم شریف احمد منڈاشی بھدرواہ کا نواسا ہے۔عزیز کی صحت وتندرستی خادم دین بننے اور وقفِ نو کے تقاضوں کو پورا کرنے والا خادم بننے کے لئے قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

(مینیجر مشکوٰۃ)

2۔خاکسار کی بہن محترمہ نویدہ بدرزوجہ مکرم مبشر احمد خادمؔ اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان وممبر مجلس ادارت مشکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ مارچ ۲۰۰۹ء کو پہلی بیٹی سے نوازا۔حضور انور نے عزیزہ کا نام از راہ شفقت ''امۃ المصوّر'' تجویز فرمایا ہے اور تحریک وقفِ نو میں شمولیت کی منظوری بھی مرحمت فرمائی ہے۔عزیزہ مکرم بشیر احمد صاحب خادمؔ درویش مرحوم کی پوتی اور مکرم بدرالدین صاحب ڈارکوریل کشمیر کی نواسی ہے۔نومولودہ کی صحت وسلامتی اور تحریک وقفِ نو کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والی خادمہ دین بننے کے لئے قارئین کرام سے دُعا کی عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

(نسیم احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

Samad Mob:9845828696

PORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

ملکی رپورٹیں

سرکل گوداوری: (از پی ایم رشید سرکل انچارج) سرکل گوداوری کے تینوں زون (کرشنہ، ایلور، مغربی گوداوری) کے خدام واطفال اور ناصرات کا تربیتی کیمپ مورخہ ۱۱ تا ۱۴ جنوری منعقد کیا گیا۔ اس کیمپ میں نماز، دُعائیں، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، اردو، مسجد کے آداب، دینی معلومات اور معلوماتِ عامہ سکھانے کی کوشش کی گئی نیز حضور انور کی خدمت میں دُعائیہ خطوط لکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ اختتامی اجلاس میں بچوں میں انعامات بھی تقسیم کیئے گئے۔

اسی طرح مورخہ ۱۶ تا ۱۹ جنوری معلمین کرام کا ریفریشر کورس بمقام جماعت احمدیہ بٹلہ پنو مرو میں منعقد ہوا۔ اس کورس میں اس سرکل کے معلمین و مبلغین شامل ہوئے۔ اس کورس میں یہ پروگرام شامل تھے:

تلفظ قرآن مجید۔ نماز باترجمہ، مشق تقاریر، مجلس سوال وجواب، مذاکرات بعنوان ''وفاتِ مسیح ناصری''''اجرائے نبوت''''صداقت حضرت مسیح موعودؑ''، مسائل کفن دفن اور اس کے طریقے، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، دینی معلومات، معلوماتِ عامہ اردو کلاسز، پرچہ ذہانت، ہومیو کلاس۔

کشمیر زون نمبر 1: (از عبدالقیوم ناصر معتمد زونل مجلس عاملہ) مورخہ ۱۳ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ریشی نگر میں زونل سطح پر خلافت جوبلی کی مناسبت سے ایک کوئز کمپیٹیشن منعقد کیا گیا۔ کتاب ''معلومات بسلسلہ خلافت احمدیہ'' سے شاملین کوئز سے سوالات پوچھے گئے۔ اس کمپیٹیشن میں مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کی ٹیم اوّل اور مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر کی ٹیم دوم قرار پائی۔

ریشی نگر: (از مدثر احمد گنائی سیکریٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ) ماہ فروری میں تین تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ ایک ہفتہ مال منایا گیا جس میں 75% وصولی ہوئی۔ ہفتہ وقارعمل بھی منعقد کیا گیا جس میں اسکول کی عمارت، گلی کوچوں اور مسجد کے اردگرد کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ علاوہ ازیں تین وقارعملوں میں خدام کے ساتھ شرکت کی۔ ۲۰ فروری کلو جمیعا کا پروگرام بھی منعقد ہوا اور ایک کرکٹ ٹورنامنٹ بھی کرایا گیا۔ مقابلہ مضمون نویسی کا پروگرام بھی منعقد ہوا جس میں ۴۳ اطفال نے شرکت کی۔ اس ماہ ۲۲ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔

حیدرآباد: (از انور احمد غوری قائد مجلس) مورخہ ۱۵ جنوری کو جماعتی سطح پر ایک عظیم الشان تربیتی جلسہ بعنوان ''وفاتِ مسیح'' زیر صدارت محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم محمد مبشر احمد نے ''وفات مسیح از روئے قُرآن مجید'' کی۔ دوسری تقریر ''وفاتِ مسیح از روئے عقلی دلائل'' کے موضوع پر ہوئی۔ تیسری تقریر مکرم ناظم الدین صاحب نے ''وفاتِ مسیح از روئے احادیث'' کے موضوع پر کی۔ چوتھی تقریر محترم منظور احمد نے کی۔ انہوں نے حیاتِ مسیح کے نظریہ کو قانونِ قدرت کے خلاف ہونے پر دلائل پیش کئے۔ محترم مصلح الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر ''حضرت امام الزمان اور خلفاء احمدیت کی برکات'' کے موضوع پر کی۔ جلسہ کی آخری تقریر محترم سیٹھ سہیل احمد صاحب امیر صوبائی کی ہوئی۔ صدر اجلاس نے بھی اسی موضوع پر خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ کل حاضری 769 تھی جن میں سے خدام کی تعداد 220 تھی۔

ناصر آباد: (از ریاض احمد لون قائد مجلس) یکم فروری سے فری کوچنگ کلاسز منعقد ہوئیں، جس میں تقریباً 300 بچے زیر تعلیم تھے۔ مورخہ 28 فروری کو بعد نمازِ عصر مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور کے زیر صدارت اس تعلیمی کلاس کی اختتامی تقریب عمل میں آئی۔

ورنگل: (از ایم۔ اے زین العابدین) مورخہ ۱۲ جنوری تا ۱۷ جنوری جماعت احمدیہ پالاکرتی میں اطفال وناصرات کا تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جسمیں ۷ مجالس سے ۳۱ اطفال اور ۳ ناصرات نے شرکت کی۔ اسی طرح مورخہ ۱۲ جنوری تا ۱۶ جنوری جماعت احمدیہ وینکٹاپور میں اطفال اور ناصرات کا ایک تربیتی کیمپ منعقد ہوا جسمیں ۱۰ جماعتوں سے ۴۷ اطفال اور ناصرات نے شرکت کی۔ ان دونوں کیمپوں میں بچوں کو اہم دینی امور سکھائے گئے۔

سرکل نلگنڈہ و کھم: (از شبیر احمد یعقوب سرکل انچارج) مورخہ ۷ تا ۱۰ فروری چار روزہ تبلیغی وتربیتی دورہ سرکل نلگنڈہ اور کھم کا کیا گیا۔ مورخہ ۸ فروری کو ایک تربیتی اجلاس جماعت پلی پاڈو میں منعقد کیا گیا جس میں خاکسار اور مولوا محمد اکبر صاحب نے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین کی تعداد ۷۰ تھی۔ جماعت احمدیہ کپلہ

بندھم میں ایک تربیتی وتبلیغی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوامکرم سید کریم صاحب معلم سلسلہ،مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔اس اجلاس میں ۱۸۰افراد شامل ہوئے۔مورخہ ۹ فروری کو تبلیغی ٹور منعقد کیا گیا۔خاکسار کے ہمراہ دو معلمین اور چار داعیان الی اللہ بھی تھے۔اس دورہ میں ضلع کھم کے گاؤں گوندر الہ، پنڈ تاپورم، پاپٹ پلیاور جگناتھ پورم میں مسلم احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔مورخہ ۱۰ فروری کو علاقہ کھم کی نو مبائع جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔اس دورہ میں مختلف تبلیغی نشستوں کے علاوہ معلمین کرام کو اہم امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

ریشی نگر: (از مدثر احمد گنائی سیکریٹری مجلس عمومی اطفال الاحمدیہ) مورخہ ۲۰ فروری کو یومِ مصلح موعود کے پیش نظر وقارِ عمل کیا گیا جس میں ۴۰۰ اخدام واطفال نے شرکت کی۔چار غرباء کی مدد بھی کی گئی۔

جمشید پور: (از نیک محمد صوبائی قائد جھارکھنڈ) مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت مکرم جمیل احمد صاحب صدر جماعت جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد ہوا۔تلاوت،نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ مکرم سید جاوید احمد صاحب،مکرم آفتاب عالم صاحب،مکرم شوکت انصاری صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم سید جمیل احمد صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔آخر پر بچوں اور احبابِ جماعت میں شرینی تقسیم کی گئی۔

شخواہ پور کھاڈال: (از وسیم احمد شیخ) مورخہ ۲۰ فروری کو’’جلسہ یومِ مصلح موعود‘‘ زیر صدارت محترم مظہر احمد بھٹی مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعود کی سیرت پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب کے بعد احباب کی خدمت میں شرینی پیش کی گئی۔

موسیٰ بنی مائنز: (از فیض احمد خان معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو نمازِ مغرب و عشاء کے بعد’’جلسہ یومِ مصلح موعود‘‘ منعقد ہوا،تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار مکرم اشرف حسین صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔بعد ازآں محترم صدرِ اجلاس فرمود احمد خان صدر جماعت نے خطاب کیا۔دُعا کے بعد شرینی تقسیم کی گئی۔

حیدرآباد: (از انور احمد غوری قائد مجلس) مورخہ ۲۲ فروری کو زیر صدارت محترم سیٹھ سہیل احمد صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش’’جلسہ یومِ مصلح موعود‘‘منعقد ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم خواجہ معین الدین صاحب نے کی۔دوسری تقریر خاکسار نے کی۔تیسری تقریر مکرم حمید احمد صاحب غوری نے کی۔چوتھی تقریر ،مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ نے کی۔پانچویں اور آخری تقریر مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے کی۔آخر پر محترم صدر صاحب نے خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔جملہ حاضری 500 تھی جن میں سے خدام کی تعداد 160 تھی۔

ناصرآباد: (از ریاض احمد لون قائد مجلس) مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت محترم سریر احمد لون صاحب صدر جماعت احمدیہ’’جلسہ یومِ مصلح موعود‘‘منعقد ہوا۔تلاوت، متن پیشگوئی مصلح موعود اور نظم کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ڈار نے پہلی تقریر کی۔مکرم عباس احمد صاحب معلم سلسلہ نے دوسری تقریر کی۔تیسری اور آخری تقریر مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور نے کی۔آخر پر صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

برہ پورہ: (از سید محمد آفاق) مورخہ ۲۲ فروری بروزِ اتوار مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم عبدالفہیم صاحب’’جلسہ یومِ مصلح موعود‘‘منعقد ہوا۔تلاوت نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ عزیز قمر احمد، سید عبدالوفاء، مکرم سید اشفاق احمد صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد حاضرین میں شرینی تقسیم کی گئی۔

وینکٹا گیری: (از شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو’ جلسہ یوم مصلح موعود‘‘ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود کے بعد خاکسار نے’’حضرت مصلح موعود اور خدمت قرآن‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔اسی روز ن ۵ طلباء نے قرآن مجید ناظرہ پڑہنا شروع کیا۔چنانچہ موقعہ کی مناسبت سے ان عزیزان کی تقریب آمین بھی منعقد کی گئی۔

ویسٹ گوداوری: (از ایچ ناصر الدین مبلغ سلسلہ) آٹھ جماعتوں میں’’جلسہ یومِ مصلح موعود‘‘ کا انعقاد عمل میں آیا جن کے نام یہ ہیں:

اڑہ روڈ، کونڈہ پاڑو، کوریاڑ د، ہٹی سمند، ایلینڈی پیٹہ، آڈاملی، چٹیالہ، ریڈی گوریم۔

سکّم: (از سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۶ فروری کو مکرم مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب کی صدارت میں ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منایا گیا۔ تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود پیش ہونے کے بعد خاکسار نے ’’حضرت مصلح موعود کے کارنامے‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ شاملین جلسہ کے لئے عشائیہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

عثمان آباد: (از عبدالقیوم ناصر قائد مجلس) مورخہ ۲۰ فروری کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی صدارت میں ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ارشاد احمد ملکانہ نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مغربی گوداوری: (از پی۔ ایم۔ رشید سرکل انچارج) سرکل کی درج ذیل مجالس میں ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد کیا گیا:

میدنا راوٗ پالیم، رائنہ پالیم، پونگی، مڑی چرلہ، وجے رائے، جوگنہ پالیم، کوتہ پلی، اڈروڑ، مارکونڈہ پاڑ، آڈملی، بٹسیمہ، کودور پاڑ، ایل این ڈی پیٹہ، ریڈی گوڑیم، بٹلہ پینو مرو کورنی پاڑو

کرنال سرکل ہریانہ: (از ایوب علی خان مبلغ سلسلہ) سرکل کی درج ذیل آٹھ جماعتوں میں ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد کیا گیا:

کرنال، یمنانگر، اسرانہ، پانی پت، رسوئی، کھرودی، نولتھہ، پرڈانہ

تیما پور: (از سہیل احمد ظفر مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم سید محمود احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود پیش ہونے کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب، مکرم طاہر احمد گلبرگی، مکرم اعجاز احمد، مکرم سید امتیاز احمد، مکرم سید اعجاز احمد۔ عزیزم عمران احمد، عزیزم سید فرقان، عزیزم منیب احمد، عزیزم شہزاد احمد، عزیزم کے نصیر احمد، خاکسار اور مکرم فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

چنتہ کنٹہ: (از حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت محترم محمود احمد صاحب بابو ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد ہوا۔ تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود پیش ہونے کے بعد خاکسار، مکرم شمیم احمد صاحب، مکرم مولانا نصیر احمد خادم صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ بعد ازآں محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ضلع ورنگل: (از محمد اکبر) زون کٹاکتہ پور کی درج ذیل جماعتوں میں ’’جلسہ یومِ مصلح موعودؓ‘‘ منعقد ہوا:

کٹاکتہ پور، نرسم پیٹھ، پسرہ کنڈہ، نارائن پور، بدّارم، پیدا پور، اٹکالا پلی

نتیجہ انعامی مقالہ نظارت تعلیم

تعلیمی سال 09-2008ء کیلئے نظارت تعلیم کی طرف سے بعنوان ’’ایک طالب علم کی زندگی میں خلافت کی برکات نیز طالب علم کا خلیفہ وقت سے کس طرح کا تعلق ہونا چاہئے‘‘۔ مقالہ صد سالہ خلافت جوبلی کو مدنظر رکھتے ہوئے انتخاب کیا گیا تھا۔

نظارت کو نو (۹) مقالہ جات موصول ہوئے تھے۔ نظارت کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کی جو بھی مقالہ نویس معیاری مقالہ لکھے گا اس کو انعام دیا جائے گا درج ذیل افراد اور طلباء نے معیاری مقالے لکھے ہیں اور 65% سے زائد نمبرات حاصل کر کے انعام کے حق دار قرار پائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید علمی ترقیات عطا کرے۔ آمین

اسماء اس طرح ہیں:

۱۔ مکرم سید ابراہیم حسین صاحب
۲۔ عزیزم شمیم احمد غوری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان
۳۔ عزیزم محمد شریف کوثر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان
۴۔ عزیزم مرید احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان
۵۔ عزیزم اطہر احمد شمیم متعلم جامعہ احمدیہ قادیان
۶۔ عزیزم بشارت احمد کریم متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

والسلام

شیراز احمد ناظر تعلیم

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر: 18382 میں امیرالحق ولد سفی الرحمٰن قوم احمدی مسلم پیشہ عارضی معلم عمر 48 سال تاریخ بیعت 98-6-4 ساکن شیشہ باری ڈاکخانہ کھگین ہاٹ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔آدھا بھیگا زمین قیمت -/1000 روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: امیرالحق گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر: 18383 میں ابوالحسن ولد سمشیر علی قوم احمدی مسلم پیشہ عارضی معلم عمر 46 سال تاریخ بیعت 96-4-3 ساکن کھولٹا ڈاکخانہ کھولٹا ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔آدھا بھیگا زمین قیمت -/15000 روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: ابوالحسن گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر: 18384 میں ابوالکلام آزاد ولد اکرام الحق مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 59 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن کارنتی ڈاکخانہ کارنتی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(۱) 33 ڈسمل زرعی زمین قیمت 20,000 ہزار روپے (۲) 7.5 ڈسمل میں ایک کچا مکان ۔ قیمت 15,000 ہزار روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: ابوالکلام ازاد گواہ: عبدالحمید کریم

وصیت نمبر: 18385 میں شیخ سہرالدین ولد یوسف علی قوم احمدی مسلم پیشہ عارضی معلم عمر 47 سال تاریخ بیعت 94-4-1 ساکن قاری پارہ ڈاکخانہ بندی پارہ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے تقسیم ہونے پر اطلاع کردی جائے گی ۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/1500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: شیخ سہرالدین گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر: 18386 میں محمد عبدالقادر جیلانی ولد شہراللہ چشتی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن ویسٹ جھاڑ بیلنولی ڈاکخانہ بجلنولی بھنڈانی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان کے لئے زمین ہے جو 14 ڈسمل ہے۔قیمت 20,000 ہزار روپے ۔میرا گذارہ آمد از ملازمت -/3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام

(1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد عبدالقادر جیلانی　　گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر: 18387 میں محمد یونس علی ولد اسحاق علی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 60 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن باڑا جنتی پلی ڈاکخانہ سلکہ پاڑا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گذاری آمداز ملازمت -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد یونس علی　　گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر: 18388 میں صابر علی ولد خیر علی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن صاحب پاڑا ڈاکخانہ صاحب پاڑا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱)23ڈسمل زرعی زمین۔قیمت 20,000 ہزار روپے(۲)4ڈسمل زمین پر ایک کچا مکان۔قیمت 4000 ہزار روپے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد علی　　العبد: صابر علی　　گواہ: عبدالحمید کریم

وصیت نمبر: 18389 میں عبدالکریم ولد ابوالقاسم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن دیوگاؤں ڈاکخانہ دیوگاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی تقسیم ہونے پر اطلاع کردوں گا۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/3496 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: عبدالکریم　　گواہ: عبدالحمید کریم

وصیت نمبر: 18390 میں محمد عبداللہ المحمود ولد محمد راشد علی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن شکنی بالا ڈاکخانہ پتلا کھاوا ضلع کچ بہار صوبہ بنگال بقائمی وہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گذارہ آمداز ملازمت -/3728 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد عبداللہ المحمود　　گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر: 18391 میں مقیم الدین احمد ولد بشیر الدین احمد قوم احمدی مسلم پیشہ لوکل معلم عمر 42 سال تاریخ بیعت 01-05-1 ساکن گوٹین ڈاکخانہ دودھی کوٹ باری ضلع اتر وناج پور صوبہ بنگال بقائمی وہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں

ہے ۔میراگذارہ آمدازملازمت -/3380 روپے ماہانہ ہے میں اقرارکرتاہوں کہ جائیدادکی آمدپرحصہ آمدبشرح چندہ عام(1/16)اورماہوارآمدپر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ: عبدالحمیدکریم　　العبد: مقیم الدین احمد　　گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18392میں عبدالحق ولدشہاب الدین قوم احمدی مسلم پیشہ لوکل معلم عمر55سال تاریخ بیعت 2000-03-3 ساکن دکن موٹیاں ڈاکخانہ موتیاماری ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔میری غیرمنقولی جائیداد5کٹھ مکان سمیت قیمت 6000۔میراگذارہ آمدازملازمت -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرارکرتاہوں کہ جائیدادکی آمدپرحصّہ آمدبشرح چندہ عام(1/16)اورماہوارآمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااور میری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ: عبدالحمیدالکریم　　العبد: عبدالحق　　گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18393میں ظہیرالدین بابر ولدتسیرالدین قوم احمدی مسلم پیشہ لوکل معلم عمر47سال تاریخ بیعت 2000-03-1 ساکن کہاڑہ پارہ ڈاکخانہ شودابھیٹا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔میری غیرمنقولہ زمین 1.5کٹھ مکان سمیت قیمت 7000روپے۔میراگذاری آمدازملازمت -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرارکرتاہوں کہ جائیدادکی آمدپرحصّہ آمدبشرح چندہ عام(1/16)اورماہوارآمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااور میری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ: عبدالحمیدکریم　　العبد: ظہیرالدین بابر　　گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18394میں مفیظ الدین ولدحمیدالدین قوم احمدی مسلم پیشہ لوکل معلم عمر47سال تاریخ بیعت 97-08-1 ساکن سرداربارہ ڈاکخانہ قاضی بارہ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی وہواش وہواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔3کٹھ زمین مکان سمیت قیمت 8000روپے ۔میراگذارہ آمدازملازمت -/1000 روپے ماہانہ ہے میں اقرارکرتاہوں کہ جائیدادکی آمدپرحصّہ آمدبشرح چندہ عام(1/16)اورماہوارآمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااور میری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ: سلطان احمدظفر　　العبد: مفیظ الدین　　گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر: 18395میں محمداسماعیل غالب ولدمحمدابراہیم غالب درویش مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر28سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ 08-03-19 وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میراگذارہ آمدازملازمت -/3220 روپے ماہانہ ہے میں اقرارکرتاہوں کہ جائیدادکی آمدپرحصّہ آمدبشرح چندہ عام(1/16)اورماہوارآمدپر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا۔اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گااورمیری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ: نعیم احمدڈار　　العبد: محمداسماعیل غالب　　گواہ: سیدفیروزالدین

surpassed our predecessors, if not in the words, at all events in the matter."

Cosmology

In contrast to ancient Greek philosophers who believed that the universe had an infinite past with no beginning, medieval philosophers and theologians developed the concept of the universe having a finite past with a beginning (see Temporal finitism). This view was inspired by the creation myth shared by the three Abrahamic religions: Judaism, Christianity and Islam. The Christian philosopher, John Philoponus, presented the first such argument against the ancient Greek notion of an infinite past. However, the most sophisticated medieval arguments against an infinite past were developed by the early Muslim philosopher, Al-Kindi (Alkindus); the Jewish philosopher, Saadia Gaon (Saadia ben Joseph); and the Muslim theologian, Al-Ghazali (Algazel). They developed two logical arguments against an infinite past, the first being the "argument from the impossibility of the existence of an actual infinite", which states:

"An actual infinite cannot exist."

"An infinite temporal regress of events is an actual infinite."

".•. An infinite temporal regress of events cannot exist."

The second argument, the "argument from the impossibility of completing an actual infinite by successive addition", states:

"An actual infinite cannot be completed by successive addition."

"The temporal series of past events has been completed by successive addition."

".•. The temporal series of past events cannot be an actual infinite."

Both arguments were adopted by later Christian philosophers and theologians, and the second argument in particular became more famous after it was adopted by Immanuel Kant in his thesis of the first antimony concerning time.

Experimental astronomy, astrophysics and celestial mechanics

In the 9th century, the eldest Banu Musa brother, Ja'far Muhammad ibn Musa ibn Shakir, made significant contributions to astrophysics and celestial mechanics. He was the first to hypothesize that the heavenly bodies and celestial spheres are subject to the same laws of physics as Earth, unlike the ancients who believed that the celestial spheres followed their own set of physical laws different from that of Earth.[40] In his Astral Motion and The Force of Attraction, Muhammad ibn Musa also proposed that there is a force of attraction between heavenly bodies,[41] foreshadowing Newton's law of universal gravitation.

(to be continued......)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

SHAIKA LATIF

GIRLS TRAINING ART CENTRE

Only for Girl & Women

3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

Sagittarius.In the 10th century, Abd al-Rahman al-Sufi (Azophi) carried out observations on the stars and described their positions, magnitudes, brightness, and colour and drawings for each constellation in his Book of Fixed Stars (964). He also gave the first descriptions and pictures of "A Little Cloud" now known as the Andromeda Galaxy. He mentions it as lying before the mouth of a Big Fish, an Arabic constellation. This "cloud" was apparently commonly known to the Isfahan astronomers, very probably before 905 AD. The first recorded mention of the Large Magellanic Cloud was also given by Abd Al-Rahman al-Sufi.
Ibn Yunus observed more than 10,000 entries for the sun's position for many years using a large astrolabe with a diameter of nearly 1.4 meters. His observations on eclipses were still used centuries later in Simon Newcomb's investigations on the motion of the moon, while his other observations inspired Laplace's Obliquity of the Ecliptic and Inequalities of Jupiter and Saturn's.

Abu-Mahmud al-Khujandi relatively accurately computed the axial tilt to be 23°32'19" (23.53°)]. In 1006, the Egyptian astronomer Ali ibn Ridwan observed SN 1006, the brightest supernova in recorded history, and left a detailed description of the temporary star. He says that the object was two to three times as large as the disc of Venus and about one-quarter the brightness of the Moon, and that the star was low on the southern horizon. Monks at the Benedictine abbey at St. Gall later corroborated bin Ridwan's observations as to magnitude and location in the sky.

Early heliocentric models

In the late ninth century, Ja'far ibn Muhammad Abu Ma'shar al-Balkhi (Albumasar) developed a planetary model which some have interpreted as a heliocentric model. This is due to his orbital revolutions of the planets being given as heliocentric revolutions rather than geocentric revolutions, and the only known planetary theory in which this occurs is in the heliocentric theory. His work on planetary theory has not survived, but his astronomical data was later recorded by al-Hashimi, Abu Rayhan al-Biruni and al-Sijzi.

In the early eleventh century, al-Biruni had met several Indian scholars who believed in a heliocentric system. In his Indica, he discusses the theories on the Earth's rotation supported by Brahmagupta and other Indian astronomers, while in his Canon Masudicus, al-Biruni writes that Aryabhata's followers assigned the first movement from east to west to the Earth and a second movement from west to east to the fixed stars. Al-Biruni also wrote that al-Sijzi also believed the Earth was moving and invented an astrolabe called the "Zuraqi" based on this idea:

"I have seen the astrolabe called Zuraqi invented by Abu Sa'id Sijzi. I liked it very much and praised him a great deal, as it is based on the idea entertained by some to the effect that the motion we see is due to the Earth's movement and not to that of the sky. By my life, it is a problem difficult of solution and refutation. [...] For it is the same whether you take it that the Earth is in motion or the sky. For, in both cases, it does not affect the Astronomical Science. It is just for the physicist to see if it is possible to refute it."

In his Indica, al-Biruni briefly refers to his work on the refutation of heliocentrism, the Key of Astronomy, which is now lost:

"The most prominent of both modern and ancient astronomers have deeply studied the question of the moving earth, and tried to refute it. We, too, have composed a book on the subject called Miftah 'ilm al-hai'ah (Key of Astronomy), in which we think we have

(greatest) with the article al- and it has since been known to the world as Al-megiste or, after popular use in Western translation, Almagest. though much of the Almagest was incorrect, even in premise, it remained a standard astronomical text in both the Islamic world and Europe until the Maragha Revolution and Copernican Revolution.[25] Ptolemy also produced other works, such as Optics, Harmonica, and some suggest he also wrote Tetrabiblon.

The Almagest was a particularly unifying work for its exhaustive lists of sidereal phenomena. He drew up a list of chronological tables of Assyrian, Persian, Greek, and Roman kings for use in reckoning the lapse of time between known astronomical events and fixed dates. In addition to its relevance to calculating accurate calendars, it linked far and foreign cultures together by a common interest in the stars and astrology. The work of Ptolemy was replicated and refined over the years under Arab, Persian and other Muslim astronomers and astrologers.

825-1025

The period throughout the ninth, tenth and early eleventh centuries was one of vigorous investigation, in which the superiority of the Ptolemaic system of astronomy was accepted and significant contributions made to it. Astronomical research was greatly supported by the Abbasid caliph al-Mamun. Baghdad and Damascus became the centers of such activity. The caliphs not only supported this work financially, but endowed the work with formal prestige.

Observational astronomy

Al-Khwarizmi, the father of algebra and algorithms, wrote the Zij al-Sindh, the first original Zij in Islamic astronomy.In observational astronomy, the first major original Muslim work of astronomy was Zij al-Sindh by al-Khwarizimi in 830. The work contains tables for the movements of the sun, the moon and the five planets known at the time. The work is significant as it introduced Indian and Ptolemaic concepts into Islamic sciences. This work also marked the turning point in Islamic astronomy. Hitherto, Muslim astronomers had adopted a primarily research approach to the field, translating works of others and learning already discovered knowledge. Al-Khwarizmi's work marked the beginning of non-traditional methods of study and calculations.

In 850, al-Farghani wrote Kitab fi Jawani ("A compendium of the science of stars"). The book primarily gave a summary of Ptolemic cosmography. However, it also corrected Ptolemy's Almagest based on findings of earlier Iranian astronomers. Al-Farghani gave revised values for the obliquity of the ecliptic, the precessional movement of the apogees of the sun and the moon, and the circumference of the earth. The books were widely circulated through the Muslim world, and even translated into Latin.

Muhammad ibn Jabir al-Harrani al-Battani (Albatenius) (853-929) discovered that the direction of the Sun's eccentric was changing, which in modern astronomy is equivalent to the Earth moving in an elliptical orbit around the Sun.His times for the new moon, lengths for the solar year and sidereal year, prediction of eclipses, and work on the phenomenon of parallax, carried astronomers "to the verge of relativity and the space age." Around the same time, Yahya Ibn Abi Mansour carried out extensive observations and tests, and wrote the Al-Zij al-Mumtahan, in which he completely revised the Almagest values.

Azophi's Book of Fixed Stars, which described more than a thousand stars in detail and gave the first descriptions on the Andromeda Galaxy and Large Magellanic Cloud. The constellation pictured here is

The science historian Donald Routledge Hill has divided the history of Islamic astronomy into the four following distinct time periods in its history:

Assimilation and syncretization of earlier Hellenistic, Indian and Sassanid astronomy (700—825 AD)
Vigorous investigation, and acceptance and modification to the Ptolemaic system (825—1025 AD)
Flourishing of a distinctive Islamic system of astronomy (1025—1450 AD)
Stagnation, where few significant contributions were made (1450—1900 AD)

610-700

From the beginning, Muslim community in Medina sight new moon to determine the lunar months especially Ramadan and holy days.

In approximately 638 A.D, Caliph Umar introduced a new lunar calendar which is known as lunar calendar was made on the basis of Islamic view point. This calendar has twelve lunar months, the beginnings of which are determined by the sighting of the crescent moon. This calendar is about 11 days shorter than the solar year. This calendar is still in use for religious purposes among Muslims.

700-825

This period was most notably the period of assimilation and syncretization of earlier Hellenistic, Indian and Sassanid astronomy occurred during the eighth and early ninth centuries.

Impetus

Historians point out several factors that fostered the growth of Islamic astronomy. The first was the proximity of the Muslim world to the world of ancient learning. Much of the ancient Greek, Sanskrit and Middle Persian texts were translated into Arabic during the ninth century. This process was enhanced by the tolerance towards scholars of other religions.

Another impetus came from Islamic religious observances, which presented a host of problems in mathematical astronomy. In solving these religious problems the Islamic scholars went far beyond the Greek mathematical methods.

Ancient influences and translation movement

During this period, a number of Sanskrit and Middle Persian texts were first translated into Arabic. The most notable of the texts was Zij al-Sindhind,[22] based on the Surya Siddhanta and the works of Brahmagupta, and translated by Muhammad al-Fazari and Yaqub ibn Tariq in 777. Sources indicate that the text was translated after an Indian astronomer visited the court of Caliph Al-Mansur in 770. The most notable Middle Persian text translated was the Zij al-Shah, a collection of astronomical tables compiled in Sassanid Persia over two centuries.

Fragments of text during this period indicate that Arabs adopted the sine function (inherited from Indian trigonometry) instead of the chords of arc used in Hellenistic mathematics. Another Indian influence was an approximate formula used for timekeeping by Muslim astronomers.

A page from Ptolemy's Almagest.Islamic interest in astronomy ran parallel to the interest in mathematics. Especially noteworthy in this regard was the Almagest (c. 150) of the astronomer Ptolemy (c. 100-178). The Almagest was a landmark work in its field, assembling, as Euclid's Elements had previously done with geometrical works, all extant knowledge in the field of astronomy that was known to the author. This work was originally known as The Mathematical Composition, but after it had come to be used as a text in astronomy, it was called The Great Astronomer. The Islamic world called it The Greatest prefixing the Greek work megiste

Muhammad's death, and rumours began spreading about this being God's personal condolence. Muhammad is said to have replied:

"An eclipse is a phenomenon of nature. It is foolish to attribute such things to the death or birth of a human being."

Islamic rules

There are several rules in Islam which lead Muslims to use better astronomical calculations and observations.

The first issue is the Islamic calendar. The Qur'an says: "The number of months in the sight of Allah is twelve (in a year) so ordained by Him the day He created the heavens and the earth; of them four are sacred; that is the straight usage."Therefore Muslims could not follow the Christian or Hebrew calendars and they thus had to develop a new one.

The other issue is moon sighting. Islamic months do not begin at the astronomical new moon, defined as the time when the moon has the same celestial longitude as the sun and is therefore invisible; instead they begin when the thin crescent moon is first sighted in the western evening sky. The Qur'an says: "They ask you about the waxing and waning phases of the crescent moons, say they are to mark fixed times for mankind and Hajj." This led Muslims to find the phases of the moon in the sky, and their efforts led to new mathematical calculations and observational instruments, as well as a special science being formed specifically for moon sighting.

Muslims are also expected to pray towards the Kaaba in Mecca and orient their mosques in that direction. Thus they need to determine the direction of Mecca from a given location. Another problem is the time of Salah. Muslims need to determine from celestial bodies the proper times for the prayers at sunrise, at midday, in the afternoon, at sunset, and in the evening.

Necessity of spherical geometry

Predicting just when the crescent moon would become visible is a special challenge to Islamic mathematical astronomers. Although Ptolemy's theory of the complex lunar motion was tolerably accurate near the time of the new moon, it specified the moon's path only with respect to the ecliptic. To predict the first visibility of the moon, it was necessary to describe its motion with respect to the horizon, and this problem demands fairly sophisticated spherical geometry. Finding the direction of Mecca and the time of Salah are the reasons which led to Muslims developing spherical geometry. Solving any of these problems involves finding the unknown sides or angles of a triangle on the celestial sphere from the known sides and angles. A way of finding the time of day, for example, is to construct a triangle whose vertices are the zenith, the north celestial pole, and the sun's position. The observer must know the altitude of the sun and that of the pole; the former can be observed, and the latter is equal to the observer's latitude. The time is then given by the angle at the intersection of the meridian (the arc through the zenith and the pole) and the sun's hour circle (the arc through the sun and the pole).

History

Pre-Islamic Arabian knowledge of stars was empirical; their knowledge was what they observed regarding the rising and setting of stars. The rise of Islam is claimed to have provoked increased Arab thought in this field. The foundations of Islamic astronomy closely parallels the genesis of other Islamic sciences in its assimilation of foreign material and the amalgamation of the disparate elements of that material to create a science that was essentially Islamic. These include Indian, Sassanid and Hellenistic works which were translated and built upon.

Islam and Astronomy

Islam has affected astronomy directly and indirectly. A major impetus for the flowering of astronomy in Islam came from religious observances, which presented an assortment of problems in mathematical astronomy, specifically in spherical geometry.

Background

In the 7th century, both Christians and Jews observed holy days, such as Easter and Passover, whose timing was determined by the phases of the moon. Both communities had confronted the fact that the approximately 29.5-day lunar months are not commensurable with the 365-day solar year. To solve the problem, Christians and Jews had adopted a scheme based on a discovery made in circa 430 BC by the Athenian astronomer Meton. In the 19-year Metonic cycle, there were 12 years of 12 lunar months and seven years of 13 lunar months. The periodic insertion of a 13th month kept calendar dates in step with the seasons.

On the other hand, astronomers used Ptolemy's way to calculate the place of the moon and stars. The method Ptolemy used to solve spherical triangles was a clumsy one devised late in the first century by Menelaus of Alexandria. It involved setting up two intersecting right triangles; by applying Menelaus' theorem it was possible to solve one of the six sides, but only if the other five sides were known. To tell the time from the sun's altitude, for instance, repeated applications of Menelaus' theorem were required. For medieval Islamic astronomers, there was an obvious challenge to find a simpler trigonometric method.

Islamic attitude towards astronomy

Islam advised Muslims to find ways of using the stars. The Qur'an says: "And He it is Who has made the stars for you that you may follow the right direction with their help amid the deep darkness of the land and the sea." (Al-An`am :98) On the basis of this advice Muslim began to find better observational and navigational instruments, thus most navigational stars today have Arabic names.

Other influences of the Qur'an on Islamic astronomy included its "insistence that the Universe is ruled by a single set of laws" which was "rooted in the Islamic concept of tawhîd, the unity of God", as well its "greater respect for empirical data than was common in the preceding Greek civilization" which inspired Muslims to place a greater emphasis on empirical observation, in contrast to ancient Greek philosophers such as the Platonists and Aristotelians who expressed a general distrust towards the senses and instead viewed reason alone as being sufficient to understanding nature. The Qur'an's insistence on observation, reason and contemplation ("see", "think" and "contemplate"), on the other hand, led Muslims to develop an early scientific method based on these principles, particularly empirical observation.

There are also several cosmological verses in the Qur'an (610-632) which some modern writers have interpreted as foreshadowing the expansion of the universe and possibly even the Big Bang theory:

Don't those who reject faith see that the heavens and the earth were a single entity then We ripped them apart?

And the heavens We did create with Our Hands, and We do cause it to expand.Qur'an 51:47

Several hadiths attributed to Muhammad also show that he was generally opposed to astrology as well as superstition in general. An example of this is when an eclipse occurred during his son Ibrahim ibn

29 مارچ 2009ء کو منعقد فری آئی کیمپ کی افتتاحی تقریب میں
محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خطاب فرماتے ہوئے

اسی موقع پر ایس ڈی ایم بٹالہ شری راہل چھابا خطاب کرتے ہوئے

ڈاکٹر گرتیج پال سنگھ رندھاوا مریضوں معائنہ کرتے ہوئے

ڈاکٹر گرتیج پال سنگھ رندھاوا مریضوں معائنہ کرتے ہوئے

تزئین قادیان نزد بہشتی مقبرہ

تزئین قادیان نزد بہشتی مقبرہ

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 April 2009 Issue No. 4

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

Rs. 15/-

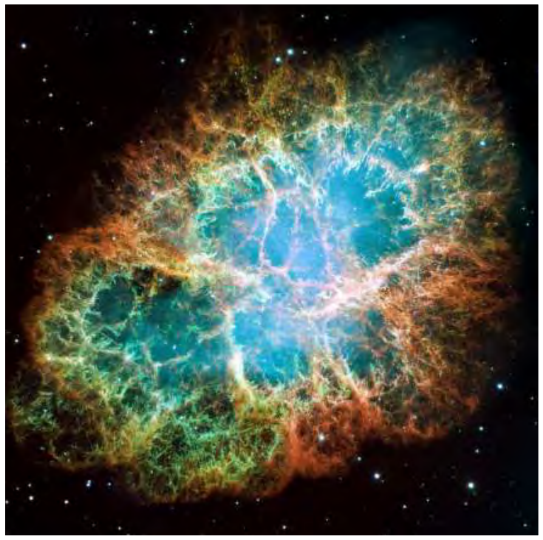
Crab Nebula

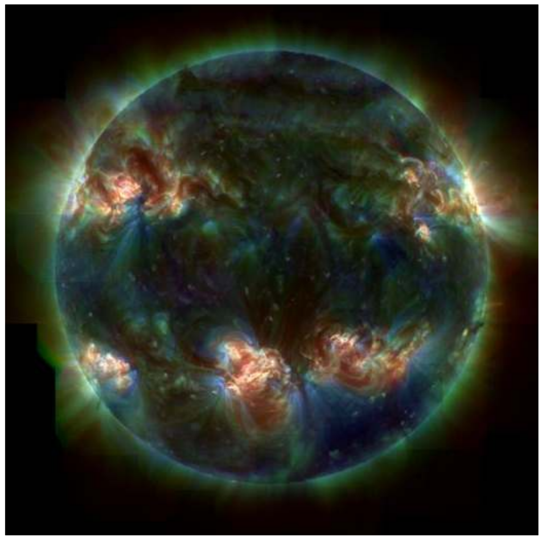
An ultraviolet image of the Sun's active photosphere as viewed by the TRACE space telescope

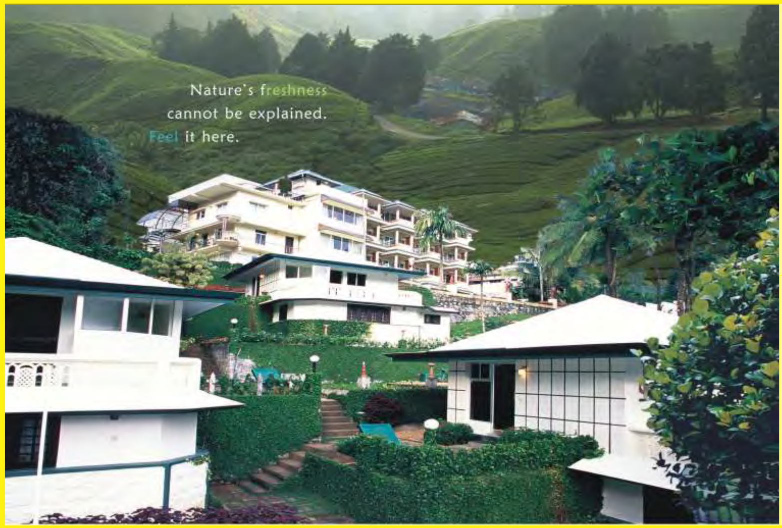

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange